رومیوں

سلام

1 یہ خط مسیح عیسیٰ کے غلام پولس کی طرف سے ہے جسے رسول
ہونے کے لئے بُلایا اور اللہ کی خوش خبری کی منادی کرنے کے لئے الگ
کیا گیا ہے۔
2 پاک نوشتوں میں درج اِس خوش خبری کا وعدہ اللہ نے پہلے ہی اپنے
نبیوں سے کر رکھا تھا۔
3 اور یہ پیغام اُس کے فرزند عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ انسانی لحاظ سے
وہ داؤد کی نسل سے پیدا ہوا،
4 جبکہ روح القدس کے لحاظ سے وہ قدرت کے ساتھ اللہ کا فرزند ٹھہرا
جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ یہ ہے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے
بارے میں اللہ کی خوش خبری۔
5 مسیح سے ہمیں رسولی اختیار کا یہ فضل حاصل ہوا ہے کہ ہم تمام
غیریہودیوں میں منادی کریں تاکہ وہ ایمان لا کر اُس کے تابع ہو جائیں اور
یوں مسیح کے نام کو جلال ملے۔
6 آپ بھی اُن غیریہودیوں میں سے ہیں، جو عیسیٰ مسیح کے بُلائے ہوئے
ہیں۔
7 مَیں آپ سب کو لکھ رہا ہوں جو روم میں اللہ کے پیارے ہیں اور
مخصوص و مُقدّس ہونے کے لئے بُلائے گئے ہیں۔
خدا ہمارا باپ اور خداوند عیسیٰ مسیح آپ کو فضل اور سلامتی عطا
کریں۔

روم جانے کی آرزو

8 اوّل، مَیں آپ سب کے لئے عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے اپنے خدا کا
شکر کرتا ہوں، کیونکہ پوری دنیا میں آپ کے ایمان کا چرچا ہو رہا ہے۔
9 خدا ہی میرا گواہ ہے جس کی خدمت مَیں اپنی روح میں کرتا ہوں
جب مَیں اُس کے فرزند کے بارے میں خوش خبری پھیلاتا ہوں، مَیں لگاتار
آپ کو یاد کرتا رہتا ہوں
10 اور ہر وقت اپنی دعاؤں میں منت کرتا ہوں کہ اللہ مجھے آخرکار آپ
کے پاس آنے کی کامیابی عطا کرے۔
11 کیونکہ مَیں آپ سے ملنے کا آرزومند ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ میرے
ذریعے آپ کو کچھ روحانی برکت مل جائے اور یوں آپ مضبوط ہو جائیں۔
12 یعنی آنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے ایمان سے آپ کی حوصلہ افزائی
کی جائے اور اِسی طرح آپ کے ایمان سے میرا حوصلہ بھی بڑھ جائے۔
13 بھائیو، آپ کے علم میں ہو کہ مَیں نے بہت دفعہ آپ کے پاس آنے
کا ارادہ کیا۔ کیونکہ جس طرح دیگر غیریہودی اقوام میں میری خدمت سے
پھل پیدا ہوا ہے اُسی طرح آپ میں بھی پھل دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن آج
تک مجھے روکا گیا ہے۔
14 بات یہ ہے کہ یہ خدمت سرانجام دینا میرا فرض ہے، خواہ یونانیوں
میں ہو یا غیریونانیوں میں، خواہ داناؤں میں ہو یا نادانوں میں۔
15 یہی وجہ ہے کہ مَیں آپ کو بھی جو روم میں رہتے ہیں اللہ کی خوش
خبری سنانے کا مشتاق ہوں۔

اللہ کی خوش خبری کی قدرت

16 مَیں تو خوش خبری کے سبب سے شرماتا نہیں، کیونکہ یہ اللہ کی
قدرت ہے جو ہر ایک کو جو ایمان لاتا ہے نجات دیتی ہے، پہلے یہودیوں
کو، پھر غیریہودیوں کو۔

17 کیونکہ اِس خوش خبری میں اللہ کی ھی راست بازی ظاھر ھوتی ھے،
وہ راست بازی جو شروع سے آخر تک ایمان پر مبنی ھے۔ یہی بات کلامِ
مُقدّس میں درج ھے جب لکھا ھے، ”راست باز ایمان ھی سے جیتا رھے
گا۔“

انسان پر اللہ کا غضب

18 لیکن اللہ کا غضب آسمان پر سے اُن تمام بےدین اور ناراست لوگوں پر
نازل ھوتا ھے جو سچائی کو اپنی ناراستی سے دبائے رکھتے ھیں۔
19 جو کچھ اللہ کے بارے میں معلوم ھو سکتا ھے وہ تو اُن پر ظاھر ھے،
ھاں اللہ نے خود یہ اُن پر ظاھر کیا ھے۔
20 کیونکہ دنیا کی تخلیق سے لے کر آج تک انسان اللہ کی اَن دیکھی
فطرت یعنی اُس کی ازلی قدرت اور الوھیت مخلوقات کا مشاھدہ کرنے سے
پہچان سکتا ھے۔ اِس لئے اُن کے پاس کوئی عذر نہیں۔
21 اللہ کو جاننے کے باوجود اُنہوں نے اُسے وہ جلال نہ دیا جو اُس کا
حق ھے، نہ اُس کا شکر ادا کیا بلکہ وہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے
بےسمجھ دلوں پر تاریکی چھا گئی۔
22 وہ دعویٰ تو کرتے تھے کہ ھم دانا ھیں، لیکن احمق ثابت ھوئے۔
23 یوں اُنہوں نے غیرفانی خدا کو جلال دینے کے بجائے ایسے بُتوں کی
پوجا کی جو فانی انسان، پرندوں، چوپایوں اور رینگنے والے جانوروں کی
صورت میں بنائے گئے تھے۔

24 اِس لئے اللہ نے اُنہیں اُن نجس کاموں میں چھوڑ دیا جو اُن کے دل کرنا
چاھتے تھے۔ نتیجے میں اُن کے جسم ایک دوسرے سے بےحرمت ھوتے
رھے۔

25 ہاں، اُنہوں نے اللہ کے بارے میں سچائی کو رد کر کے جھوٹ کو
اپنا لیا اور مخلوقات کی پرستش اور خدمت کی، نہ کہ خالق کی، جس کی
تعریف ابد تک ہوتی رہے، آمین۔
26 یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اُنہیں اُن کی شرم ناک شہوتوں میں چھوڑ
دیا۔ اُن کی خواتین نے فطرتی جنسی تعلقات کے بجائے غیرفطرتی تعلقات
رکھے۔
27 اِسی طرح مرد خواتین کے ساتھ فطرتی تعلقات چھوڑ کر ایک
دوسرے کی شہوت میں مست ہو گئے۔ مردوں نے مردوں کے ساتھ
بےحیا حرکتیں کر کے اپنے بدنوں میں اپنی اِس گم راہی کا مناسب بدلہ
پایا۔
28 اور چونکہ اُنہوں نے اللہ کو جاننے سے انکار کر دیا اِس لئے اُس نے
اُنہیں اُن کی مکروہ سوچ میں چھوڑ دیا۔ اور اِس لئے وہ ایسی حرکتیں کرتے
رہتے ہیں جو کبھی نہیں کرنی چاہئیں۔
29 وہ ہر طرح کی ناراستی، شر، لالچ اور بُرائی سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ
حسد، خوں ریزی، جھگڑے، فریب اور کینہ وری سے لبریز ہیں۔ وہ چغلی
کھانے والے،
30 تہمت لگانے والے، اللہ سے نفرت کرنے والے، سرکش، مغرور،
شیخی باز، بدی کو ایجاد کرنے والے، ماں باپ کے نافرمان،
31 بےسمجھ، بےوفا، سنگ دل اور بےرحم ہیں۔
32 اگرچہ وہ اللہ کا فرمان جانتے ہیں کہ ایسا کرنے والے سزائے موت
کے مستحق ہیں توبھی وہ ایسا کرتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ایسا کرنے
والے دیگر لوگوں کو شاباش بھی دیتے ہیں۔

2

اللہ کی راست عدالت

1 اے انسان، کیا تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے؟ تُو جو کوئی بھی ہو تیرا
کوئی عذر نہیں۔ کیونکہ تُو خود بھی وھی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں
کو مجرم ٹھہراتا ہے اوریوں اپنے آپ کو بھی مجرم قرار دیتا ہے۔
2 اب ہم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا فیصلہ منصفانہ
ہے۔
3 تاہم تُو وھی کچھ کرتا ہے جس میں تُو دوسروں کو مجرم ٹھہراتا ہے۔
کیا تُو سمجھتا ہے کہ خود اللہ کی عدالت سے بچ جائے گا؟
4 یا کیا تُو اُس کی وسیع مہربانی، تحمل اور صبر کو حقیر جانتا ہے؟ کیا تجھے
معلوم نہیں کہ اللہ کی مہربانی تجھے توبہ تک لے جانا چاہتی ہے؟
5 لیکن تُو ھٹ دھرم ہے، تُو توبہ کرنے کے لئے تیار نہیں اوریوں اپنی سزا
میں اضافہ کرتا جا رہا ہے، وہ سزا جو اُس دن دی جائے گی جب اللہ کا
غضب نازل ہو گا، جب اُس کی راست عدالت ظاہر ہو گی۔
6 اللہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔
7 کچھ لوگ ثابت قدمی سے نیک کام کرتے اور جلال، عزت اور بقا کے
طالب رہتے ہیں۔ اُنہیں اللہ ابدی زندگی عطا کرے گا۔
8 لیکن کچھ لوگ خود غرض ہیں اور سچائی کی نہیں بلکہ ناراستی کی
پیروی کرتے ہیں۔ اُن پر اللہ کا غضب اور قہر نازل ہو گا۔
9 مصیبت اور پریشانی ہر اُس انسان پر آئے گی جو بُرائی کرتا ہے، پہلے
یہودی پر، پھر یونانی پر۔
10 لیکن جلال، عزت اور سلامتی ہر اُس انسان کو حاصل ہو گی جو
نیکی کرتا ہے، پہلے یہودی کو، پھر یونانی کو۔
11 کیونکہ اللہ کسی کا بھی طرف دار نہیں۔
12 غیریہودیوں کے پاس موسوی شریعت نہیں ہے، اِس لئے وہ شریعت

کے بغیر ھی گناہ کر کے ھلاک ھو جاتے ھیں۔ یہودیوں کے پاس شریعت
ھے، لیکن وہ بھی نہیں بچیں گے۔ کیونکہ جب وہ گناہ کرتے ھیں تو شریعت
ھی اُنہیں مجرم ٹھہراتی ھے۔
13 کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ کافی نہیں کہ ھم شریعت کی باتیں سنیں
بلکہ وہ ھمیں اُس وقت ھی راست باز قرار دیتا ھے جب شریعت پر عمل بھی
کرتے ھیں۔
14 اور گو غیریہودیوں کے پاس شریعت نہیں ھوتی لیکن جب بھی وہ
فطرتی طورپر وہ کچھ کرتے ھیں جو شریعت فرماتی ھے تو ظاھر کرتے ھیں
کہ گو ھمارے پاس شریعت نہیں تو بھی ھم اپنے آپ کے لئے خود شریعت
ھیں۔
15 اِس میں وہ ثابت کرتے ھیں کہ شریعت کے تقاضے اُن کے دل پر
لکھے ھوئے ھیں۔ اُن کا ضمیر بھی اِس کی گواھی دیتا ھے، کیونکہ اُن کے
خیالات کبھی ایک دوسرے کی مذمت اور کبھی ایک دوسرے کا دفاع
بھی کرتے ھیں۔
16 غرض، میری خوش خبری کے مطابق ھر ایک کو اُس دن اپنا اجر
ملے گا جب اللہ عیسیٰ مسیح کی معرفت انسانوں کی پوشیدہ باتوں کی عدالت
کرے گا۔

یہودی اور شریعت

17 اچھا، تو اپنے آپ کو یہودی کہتا ھے۔ تُو شریعت پر انحصار کرتا اور
اللہ کے ساتھ اپنے تعلق پر فخر کرتا ھے۔
18 تُو اُس کی مرضی کو جانتا ھے اور شریعت کی تعلیم پانے کے باعث
صحیح راہ کی پہچان رکھتا ھے۔
19 تجھے پورا یقین ھے، 'مَیں اندھوں کا قائد، تاریکی میں بسنے والوں کی
روشنی،

20 بےسمجھوں کا معلم اور بچوں کا اُستاد ہوں۔' ایک لحاظ سے یہ
درست بھی ہے، کیونکہ شریعت کی صورت میں تیرے پاس علم و عرفان
اور سچائی موجود ہے۔
21 اب بتا، تُو جو اَوروں کو سکھاتا ہے اپنے آپ کو کیوں نہیں سکھاتا؟
تُو جو چوری نہ کرنے کی منادی کرتا ہے، خود چوری کیوں کرتا ہے؟
22 تُو جو اَوروں کو زنا کرنے سے منع کرتا ہے، خود زنا کیوں کرتا ہے؟
تُو جو بُتوں سے گھن کھاتا ہے، خود مندروں کو کیوں لُوٹتا ہے؟
23 تُو جو شریعت پر فخر کرتا ہے، کیوں اِس کی خلاف ورزی کر کے اللہ
کی بےعزتی کرتا ہے؟
24 یہ وہی بات ہے جو کلامِ مُقدّس میں لکھی ہے، "تمہارے سبب
سے غیریہودیوں میں اللہ کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔"
25 ختنے کا فائدہ تو اُس وقت ہوتا ہے جب تُو شریعت پر عمل کرتا ہے۔
لیکن اگر تُو اُس کی حکم عدولی کرتا ہے تو تُو نامختون جیسا ہے۔
26 اِس کے برعکس اگر نامختون غیریہودی شریعت کے تقاضوں کو پورا
کرتا ہے تو کیا اللہ اُسے مختون یہودی کے برابر نہیں ٹھہرائے گا؟
27 چنانچہ جو نامختون غیریہودی شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ آپ
یہودیوں کو مجرم ٹھہرائیں گے جن کا ختنہ ہوا ہے اور جن کے پاس شریعت
ہے، کیونکہ آپ شریعت پر عمل نہیں کرتے۔
28 آپ اِس بنا پر حقیقی یہودی نہیں ہیں کہ آپ کے والدین یہودی تھے یا
آپ کے بدن کا ختنہ ظاہری طور پر ہوا ہے۔
29 بلکہ حقیقی یہودی وہ ہے جو باطن میں یہودی ہے۔ اور حقیقی ختنہ
اُس وقت ہوتا ہے جب دل کا ختنہ ہوا ہے۔ ایسا ختنہ شریعت سے نہیں
بلکہ روح القدس کے وسیلے سے کیا جاتا ہے۔ اور ایسے یہودی کو انسان

کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے تعریف ملتی ہے۔

3

1 تو کیا یہودی ہونے کا یا ختنہ کا کوئی فائدہ ہے؟
2 جی ہاں، ہر طرح کا! اوّل تو یہ کہ اللہ کا کلام اُن کے سپرد کیا گیا
ہے۔
3 اگر اُن میں سے بعض بےوفا نکلے تو کیا ہوا؟ کیا اِس سے اللہ کی وفاداری
بھی ختم ہو جائے گی؟
4 کبھی نہیں! لازم ہے کہ اللہ سچا ٹھہرے گو ہر انسان جھوٹا ہے۔ یوں
کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، ”لازم ہے کہ تُو بولتے وقت راست ٹھہرے
اور عدالت کرتے وقت غالب آئے۔“
5 کوئی کہہ سکتا ہے، ”ہماری ناراستی کا ایک اچھا مقصد ہوتا ہے،
کیونکہ اِس سے لوگوں پر اللہ کی راستی ظاہر ہوتی ہے۔ تو کیا اللہ بےانصاف
نہیں ہو گا اگر وہ اپنا غضب ہم پر نازل کرے؟“)م ی ں انسانی خیال پیش
کر رہا ہوں(۔
6 ہرگز نہیں! اگر اللہ راست نہ ہوتا تو پھر وہ دنیا کی عدالت کس طرح کر
سکتا؟
7 شاید کوئی اَور اعتراض کرے، ”اگر میرا جھوٹ اللہ کی سچائی کو
کثرت سے نمایاں کرتا ہے اور یوں اُس کا جلال بڑھتا ہے تو وہ مجھے کیوں
کر گناہ گار قرار دے سکتا ہے؟“
8 کچھ لوگ ہم پر یہ کفر بھی بکتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں، ”آؤ، ہم بُرائی
کریں تاکہ بھلائی نکلے۔“ انصاف کا تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کو مجرم
ٹھہرایا جائے۔

کوئی راست باز نہیں

9 اب ہم کیا کہیں؟ کیا ہم یہودی دوسروں سے برتر ہیں؟ بالکل نہیں۔
ہم تو پہلے ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ یہودی اور یونانی سب ہی گناہ کے
قبضے میں ہیں۔
10 کلامِ مُقدّس میں یوں لکھا ہے،
”کوئی نہیں جو راست باز ہے، ایک بھی نہیں۔
11 کوئی نہیں جو سمجھ دار ہے،
کوئی نہیں جو اللہ کا طالب ہے۔
12 افسوس، سب صحیح راہ سے بھٹک گئے،
سب کے سب بگڑ گئے ہیں۔
کوئی نہیں جو بھلائی کرتا ہو، ایک بھی نہیں۔
13 اُن کا گلا کھلی قبر ہے،
اُن کی زبان فریب دیتی ہے۔
اُن کے ہونٹوں میں سانپ کا زہر ہے۔
14 اُن کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے۔
15 اُن کے پاؤں خون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔
16 اپنے پیچھے وہ تباہی و بربادی چھوڑ جاتے ہیں،
17 اور وہ سلامتی کی راہ نہیں جانتے۔
18 اُن کی آنکھوں کے سامنے خدا کا خوف نہیں ہوتا۔“
19 اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ فرماتی ہے اُنہیں فرماتی ہے
جن کے سپرد وہ کی گئی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کے بہانے ختم
کئے جائیں اور تمام دنیا اللہ کے سامنے مجرم ٹھہرے۔
20 کیونکہ شریعت کے تقاضے پورے کرنے سے کوئی بھی اُس کے
سامنے راست باز نہیں ٹھہر سکتا، بلکہ شریعت کا کام یہ ہے کہ ہمارے
اندر گناہ گار ہونے کا احساس پیدا کرے۔

راست باز ھونے کے لئے ایمان ضروری ھے

21 لیکن اب اللہ نے ھم پر ایک راہ کا انکشاف کیا ھے جس سے ھم
شریعت کے بغیر ھی اُس کے سامنے راست باز ٹھہر سکتے ھیں۔ توریت اور
نبیوں کے صحیفے بھی اِس کی تصدیق کرتے ھیں۔
22 راہ یہ ھے کہ جب ھم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ھیں تو اللہ ھمیں
راست باز قرار دیتا ھے۔ اور یہ راہ سب کے لئے ھے۔ کیونکہ کوئی بھی
فرق نہیں،
23 سب نے گناہ کیا، سب اللہ کے اُس جلال سے محروم ھیں جس کا وہ
تقاضا کرتا ھے،
24 اور سب مفت میں اللہ کے فضل ھی سے راست باز ٹھہرائے جاتے
ھیں، اُس فدیئے کے وسیلے سے جو مسیح عیسیٰ نے دیا۔
25 کیونکہ اللہ نے عیسیٰ کو اُس کے خون کے باعث کفارہ کا وسیلہ بنا
کر پیش کیا، ایسا کفارہ جس سے ایمان لانے والوں کو گناھوں کی معافی
ملتی ھے۔ یوں اللہ نے اپنی راستی ظاھر کی، پہلے ماضی میں جب وہ اپنے
صبر و تحمل میں گناھوں کی سزا دینے سے باز رھا
26 اور اب موجودہ زمانے میں بھی۔ اِس سے وہ ظاھر کرتا ھے کہ وہ
راست ھے اور ھر ایک کو راست باز ٹھہراتا ھے جو عیسیٰ پر ایمان لایا ھے۔
27 اب ھمارا فخر کہاں رھا؟ اُسے تو ختم کر دیا گیا ھے۔ کس شریعت
سے؟ کیا اعمال کی شریعت سے؟ نہیں، بلکہ ایمان کی شریعت سے۔
28 کیونکہ ھم کہتے ھیں کہ انسان کو ایمان سے راست باز ٹھہرایا جاتا
ھے، نہ کہ اعمال سے۔
29 کیا اللہ صرف یہودیوں کا خدا ھے؟ غیریہودیوں کا نہیں؟ ھاں،
غیریہودیوں کا بھی ھے۔
30 کیونکہ اللہ ایک ھی ھے جو مختون اور نامختون دونوں کو ایمان ھی سے

راست باز ٹھہرائے گا۔
31 پھر کیا ہم شریعت کو ایمان سے منسوخ کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ
ہم شریعت کو قائم رکھتے ہیں۔

4

ابراہیم ایمان سے راست باز ٹھہرا

1 ابراہیم جسمانی لحاظ سے ہمارا باپ تھا۔ تو راست باز ٹھہرنے کے
سلسلے میں اُس کا کیا تجربہ تھا؟
2 ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہ شریعت پر عمل کرنے سے راست باز
ٹھہرتا تو وہ اپنے آپ پر فخر کر سکتا تھا۔ لیکن اللہ کے نزدیک اُس کے پاس
اپنے آپ پر فخر کرنے کا کوئی سبب نہ تھا۔
3 کیونکہ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، "ابراہیم نے اللہ پر بھروسا رکھا۔
اِس بنا پر اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔"
4 جب لوگ کام کرتے ہیں تو اُن کی مزدوری کوئی خاص مہربانی قرار
نہیں دی جاتی، بلکہ یہ تو اُن کا حق بنتا ہے۔
5 لیکن جب لوگ کام نہیں کرتے بلکہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو
بےدینوں کو راست باز قرار دیتا ہے تو اُن کا کوئی حق نہیں بنتا۔ وہ اُن
کے ایمان ہی کی بنا پر راست باز قرار دیئے جاتے ہیں۔
6 داؤد یہی بات بیان کرتا ہے جب وہ اُس شخص کو مبارک کہتا ہے
جسے اللہ بغیر اعمال کے راست باز ٹھہراتا ہے،
7 "مبارک ہیں وہ جن کے جرائم معاف کئے گئے،
جن کے گناہ ڈھانپے گئے ہیں۔
8 مبارک ہے وہ جس کا گناہ رب حساب میں نہیں لائے گا۔"

9 کیا یہ مبارک بادی صرف مختونوں کے لئے ھے یا نامختونوں کے لئے بھی؟
ھم تو بیان کر چکے ھیں کہ ابراھیم ایمان کی بنا پر راست باز ٹھہرا۔
10 اُسے کس حالت میں راست باز ٹھہرایا گیا؟ ختنہ کرانے کے بعد یا
پہلے؟ ختنے کے بعد نہیں بلکہ پہلے۔
11 اور ختنہ کا جو نشان اُسے ملا وہ اُس کی راست بازی کی مُہر تھی، وہ
راست بازی جو اُسے ختنہ کرانے سے پیشتر ملی، اُس وقت جب وہ ایمان
لایا۔ یوں وہ اُن سب کا باپ ھے جو بغیر ختنہ کرائے ایمان لائے ھیں اور
اِس بنا پر راست باز ٹھہرتے ھیں۔
12 ساتھ ھی وہ ختنہ کرانے والوں کا باپ بھی ھے، لیکن اُن کا جن کا
نہ صرف ختنہ ھوا ھے بلکہ جو ھمارے باپ ابراھیم کے اُس ایمان کے نقشِ
قدم پر چلتے ھیں جو وہ ختنہ کرانے سے پیشتر رکھتا تھا۔

اللہ کا وعدہ ایمان سے حاصل ھوتا ھے

13 جب اللہ نے ابراھیم اور اُس کی اولاد سے وعدہ کیا کہ وہ دنیا کا وارث
ھو گا تو اُس نے یہ اِس لئے نہیں کیا کہ ابراھیم نے شریعت کی پیروی کی
بلکہ اِس لئے کہ وہ ایمان لایا اور یوں راست باز ٹھہرایا گیا۔
14 کیونکہ اگر وہ وارث ھیں جو شریعت کے پیروکار ھیں تو پھر ایمان
بےاثر ٹھہرا اور اللہ کا وعدہ مٹ گیا۔
15 شریعت اللہ کا غضب ھی پیدا کرتی ھے۔ لیکن جہاں کوئی شریعت
نہیں وھاں اُس کی خلاف ورزی بھی نہیں۔
16 چنانچہ یہ میراث ایمان سے ملتی ھے تا کہ اِس کی بنیاد اللہ کا فضل
ھو اور اِس کا وعدہ ابراھیم کی تمام نسل کے لئے ھو، نہ صرف شریعت کے
پیروکاروں کے لئے بلکہ اُن کے لئے بھی جو ابراھیم کا سا ایمان رکھتے ھیں۔
یہی ھم سب کا باپ ھے۔

17 یوں اللہ کلامِ مُقدّس میں اُس سے وعدہ کرتا ھے، ”مَیں نے تجھے بہت
قوموں کا باپ بنا دیا ھے۔“ اللہ ھی کے نزدیک ابراھیم ھم سب کا باپ ھے۔
کیونکہ اُس کا ایمان اُس خدا پر تھا جو مُردوں کو زندہ کرتا اور جس کے
حکم پر وہ کچھ پیدا ھوتا ھے جو پہلے نہیں تھا۔
18 اُمید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی تھی، پھر بھی ابراھیم اُمید کے
ساتھ ایمان رکھتا رھا کہ مَیں ضرور بہت قوموں کا باپ بنوں گا۔ اور آخرکار
ایسا ھی ھوا، جیسا کلامِ مُقدّس میں وعدہ کیا گیا تھا کہ ”تیری اولاد اِتنی
ھی بےشمار ھو گی۔“
19 اور ابراھیم کا ایمان کمزور نہ پڑا، حالانکہ اُسے معلوم تھا کہ مَیں تقریباً
سَو سال کا ھوں اور میرا اور سارہ کے بدن گویا مُردہ ھیں، اب بچے پیدا
کرنے کی عمر سارہ کے لئے گزر چکی ھے۔
20 توبھی ابراھیم کا ایمان ختم نہ ھوا، نہ اُس نے اللہ کے وعدے پر شک
کیا بلکہ ایمان میں وہ مزید مضبوط ھوا اور اللہ کو جلال دیتا رھا۔
21 اُسے پختہ یقین تھا کہ اللہ اپنے وعدے کو پورا کرنے کی قدرت رکھتا
ھے۔
22 اُس کے اِس ایمان کی وجہ سے اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا۔
23 کلامِ مُقدّس میں یہ بات کہ اللہ نے اُسے راست باز قرار دیا نہ صرف
اُس کی خاطر لکھی گئی
24 بلکہ ھماری خاطر بھی۔ کیونکہ اللہ ھمیں بھی راست باز قرار دے گا
اگر ھم اُس پر ایمان رکھیں جس نے ھمارے خداوند عیسیٰ کو مُردوں میں
سے زندہ کیا۔
25 ھماری ھی خطاؤں کی وجہ سے اُسے موت کے حوالے کیا گیا، اور
ھمیں ھی راست باز قرار دینے کے لئے اُسے زندہ کیا گیا۔

5

راست بازی کا انجام

1 اب چونکہ ہمیں ایمان سے راست باز قرار دیا گیا ہے اِس لئے اللہ کے
ساتھ ہماری صلح ہے۔ اِس صلح کا وسیلہ ہمارا خداوند عیسیٰ مسیح ہے۔
2 ہمارے ایمان لانے پر اُس نے ہمیں فضل کے اُس مقام تک پہنچایا
جہاں ہم آج قائم ہیں۔ اور یوں ہم اِس اُمید پر فخر کرتے ہیں کہ ہم اللہ
کے جلال میں شریک ہوں گے۔
3 نہ صرف یہ بلکہ ہم اُس وقت بھی فخر کرتے ہیں جب ہم مصیبتوں
میں پھنسے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ مصیبت سے ثابت قدمی
پیدا ہوتی ہے،
4 ثابت قدمی سے پختگی اور پختگی سے اُمید۔
5 اور اُمید ہمیں شرمندہ ہونے نہیں دیتی، کیونکہ اللہ نے ہمیں روح
القدس دے کر اُس کے وسیلے سے ہمارے دلوں میں اپنی محبت اُنڈیلی ہے۔
6 کیونکہ ہم ابھی کمزور ہی تھے تو مسیح نے ہم بےدینوں کی خاطر اپنی
جان دے دی۔
7 مشکل سے ہی کوئی کسی راست باز کی خاطر اپنی جان دے گا۔
ہاں، ممکن ہے کہ کوئی کسی نیکوکار کے لئے اپنی جان دینے کی جرأت
کرے۔
8 لیکن اللہ نے ہم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ مسیح نے اُس
وقت ہماری خاطر اپنی جان دی جب ہم گناہ گار ہی تھے۔
9 ہمیں مسیح کے خون سے راست باز ٹھہرایا گیا ہے۔ تو یہ بات کتنی
یقینی ہے کہ ہم اُس کے وسیلے سے اللہ کے غضب سے بچیں گے۔

10 ہم ابھی اللہ کے دشمن ہی تھے جب اُس کے فرزند کی موت کے وسیلے
سے ہماری اُس کے ساتھ صلح ہو گئی۔ تو پھر یہ بات کتنی یقینی ہے کہ ہم
اُس کی زندگی کے وسیلے سے نجات بھی پائیں گے۔
11 نہ صرف یہ بلکہ اب ہم اللہ پر فخر کرتے ہیں اور یہ ہمارے خداوند
عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہے، جس نے ہماری صلح کرائی ہے۔

آدم اور مسیح

12 جب آدم نے گناہ کیا تو اُس ایک ہی شخص سے گناہ دنیا میں آیا۔ اِس
گناہ کے ساتھ ساتھ موت بھی آ کر سب آدمیوں میں پھیل گئی، کیونکہ سب
نے گناہ کیا۔
13 شریعت کے انکشاف سے پہلے گناہ تو دنیا میں تھا، لیکن جہاں شریعت
نہیں ہوتی وہاں گناہ کا حساب نہیں کیا جاتا۔
14 تاہم آدم سے لے کر موسیٰ تک موت کی حکومت جاری رہی، اُن پر
بھی جنہوں نے آدم کی سی حکم عدولی نہ کی۔

اب آدم آنے والے عیسیٰ مسیح کی طرف اشارہ تھا۔

15 لیکن اِن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ جو نعمت اللہ مفت میں دیتا ہے
وہ آدم کے گناہ سے مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اِس ایک شخص آدم کی
خلاف ورزی سے بہت سے لوگ موت کی زد میں آ گئے، لیکن اللہ کا فضل
کہیں زیادہ موثر ہے، وہ مفت نعمت جو بہتوں کو اُس ایک شخص عیسیٰ
مسیح میں ملی ہے۔
16 ہاں، اللہ کی اِس نعمت اور آدم کے گناہ میں بہت فرق ہے۔ اُس ایک
شخص آدم کے گناہ کے نتیجے میں ہمیں تو مجرم قرار دیا گیا، لیکن اللہ کی

مفت نعمت کا اثر یہ ہے کہ ہمیں راست باز قرار دیا جاتا ہے، گو ہم سے
بے شمار گناہ سرزد ہوئے ہیں۔
17 اِس ایک شخص آدم کے گناہ کے نتیجے میں موت سب پر حکومت
کرنے لگی۔ لیکن اِس ایک شخص عیسیٰ مسیح کا کام کتنا زیادہ موثر تھا۔
جتنے بھی اللہ کا وافر فضل اور راست بازی کی نعمت پاتے ہیں وہ مسیح کے
وسیلے سے ابدی زندگی میں حکومت کریں گے۔
18 چنانچہ جس طرح ایک ہی شخص کے گناہ کے باعث سب لوگ مجرم
ٹھہرے اُسی طرح ایک ہی شخص کے راست عمل سے وہ دروازہ کھل گیا
جس میں داخل ہو کر سب لوگ راست باز ٹھہر سکتے اور زندگی پا سکتے
ہیں۔
19 جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گناہ گار بن
گئے، اُسی طرح ایک ہی شخص کی فرماں برداری سے بہت سے لوگ راست
باز بن جائیں گے۔
20 شریعت اِس لئے درمیان میں آ گئی کہ خلاف ورزی بڑھ جائے۔
لیکن جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں اللہ کا فضل اِس سے بھی زیادہ ہو گیا۔
21 چنانچہ جس طرح گناہ موت کی صورت میں حکومت کرتا تھا اُسی
طرح اب اللہ کا فضل ہمیں راست باز ٹھہرا کر حکومت کرتا ہے۔ یوں ہمیں
اپنے خداوند عیسیٰ مسیح کی بدولت ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

6

مسیح میں نئی زندگی

1 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم گناہ کرتے رہیں تا کہ اللہ کے فضل میں
اضافہ ہو؟

2 ھرگز نہیں! ھم تو مر کر گناہ سے لاتعلق ھو گئے ھیں۔ تو پھر ھم کس
طرح گناہ کو اپنے آپ پر حکومت کرنے دے سکتے ھیں؟
3 یا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ھم سب جنھیں بپتسمہ دیا گیا ھے اِس سے
مسیح عیسیٰ کی موت میں شامل ھو گئے ھیں؟
4 کیونکہ بپتسمے سے ھمیں دفنایا گیا اور اُس کی موت میں شامل کیا گیا
تا کہ ھم مسیح کی طرح نئی زندگی گزاریں، جسے باپ کی جلالی قدرت
نے مُردوں میں سے زندہ کیا۔
5 چونکہ اِس طرح ھم اُس کی موت میں اُس کے ساتھ پیوست ھو گئے
ھیں اِس لئے ھم اُس کے جی اُٹھنے میں بھی اُس کے ساتھ پیوست ھوں گے۔
6 کیونکہ ھم جانتے ھیں کہ ھمارا پرانا انسان مسیح کے ساتھ مصلوب ھو
گیا تا کہ گناہ کے قبضے میں یہ جسم نیست ھو جائے اور یوں ھم گناہ کے
غلام نہ رھیں۔
7 کیونکہ جو مر گیا وہ گناہ سے آزاد ھو گیا ھے۔
8 اور ھمارا ایمان ھے کہ چونکہ ھم مسیح کے ساتھ مر گئے ھیں اِس لئے
ھم اُس کے ساتھ زندہ بھی ھوں گے،
9 کیونکہ ھم جانتے ھیں کہ مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ھے اور اب
کبھی نہیں مرے گا۔ اب موت کا اُس پر کوئی اختیار نہیں۔
10 مرتے وقت وہ ھمیشہ کے لئے گناہ کی حکومت سے نکل گیا، اور اب
جب وہ دوبارہ زندہ ھے تو اُس کی زندگی اللہ کے لئے مخصوص ھے۔
11 آپ بھی اپنے آپ کو ایسا سمجھیں۔ آپ بھی مر کر گناہ کی حکومت
سے نکل گئے ھیں اور اب آپ کی مسیح میں زندگی اللہ کے لئے مخصوص
ھے۔

12 چنانچہ گناہ آپ کے فانی بدن میں حکومت نہ کرے۔ دھیان دیں کہ
آپ اُس کی بُری خواھشات کے تابع نہ ھو جائیں۔
13 اپنے بدن کے کسی بھی عضو کو گناہ کی خدمت کے لئے پیش نہ
کریں، نہ اُسے ناراستی کا ھتھیار بننے دیں۔ اِس کے بجائے اپنے آپ کو اللہ
کی خدمت کے لئے پیش کریں۔ کیونکہ پہلے آپ مُردہ تھے، لیکن اب آپ
زندہ ھو گئے ھیں۔ چنانچہ اپنے تمام اعضا کو اللہ کی خدمت کے لئے پیش
کریں اور اُنہیں راستی کے ھتھیار بننے دیں۔
14 آئندہ گناہ آپ پر حکومت نہیں کرے گا، کیونکہ آپ اپنی زندگی
شریعت کے تحت نہیں گزارتے بلکہ اللہ کے فضل کے تحت۔

راست بازی کے غلام

15 اب سوال یہ ھے، چونکہ ھم شریعت کے تحت نہیں بلکہ فضل کے
تحت ھیں تو کیا اِس کا مطلب یہ ھے کہ ھمیں گناہ کرنے کے لئے کھلا
چھوڑ دیا گیا ھے؟ ھرگز نہیں!
16 کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب آپ اپنے آپ کو کسی کے تابع کر کے
اُس کے غلام بن جاتے ھیں تو آپ اُس مالک کے غلام ھیں جس کے تابع
آپ ھیں؟ یا تو گناہ آپ کا مالک بن کر آپ کو موت تک لے جائے گا،
یا فرماں برداری آپ کی مالکن بن کر آپ کو راست بازی تک لے جائے
گی۔
17 در حقیقت آپ پہلے گناہ کے غلام تھے، لیکن خدا کا شکر ھے کہ اب
آپ پورے دل سے اُسی تعلیم کے تابع ھو گئے ھیں جو آپ کے سپرد کی گئی
ھے۔
18 اب آپ کو گناہ سے آزاد کر دیا گیا ھے، راست بازی ھی آپ کی
مالکن بن گئی ھے۔

19)آپ کی فطرتی کمزوری کی وجہ سے مَیں غلامی کی یہ مثال دے
رہا ہوں تا کہ آپ میری بات سمجھ پائیں۔(پہلے آپ نے اپنے اعضا کو
نجاست اور بےدینی کی غلامی میں دے رکھا تھا جس کے نتیجے میں آپ
کی بےدینی بڑھتی گئی۔ لیکن اب آپ اپنے اعضا کو راست بازی کی غلامی
میں دے دیں تا کہ آپ مُقدّس بن جائیں۔
20 جب گناہ آپ کا مالک تھا تو آپ راست بازی سے آزاد تھے۔
21 اور اِس کا نتیجہ کیا تھا؟ جو کچھ آپ نے اُس وقت کیا اُس سے آپ
کو آج شرم آتی ہے اور اُس کا انجام موت ہے۔
22 لیکن اب آپ گناہ کی غلامی سے آزاد ہو کر اللہ کے غلام بن گئے ہیں،
جس کے نتیجے میں آپ مخصوص و مُقدّس بن جاتے ہیں اور جس کا انجام
ابدی زندگی ہے۔
23 کیونکہ گناہ کا اجر موت ہے جبکہ اللہ ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ
کے وسیلے سے ہمیں ابدی زندگی کی مفت نعمت عطا کرتا ہے۔

7

شادی کی مثال

1 بھائیو، آپ تو شریعت سے واقف ہیں۔ تو کیا آپ نہیں جانتے کہ شریعت
اُس وقت تک انسان پر اختیار رکھتی ہے جب تک وہ زندہ ہے؟
2 شادی کی مثال لیں۔ جب کسی عورت کی شادی ہوتی ہے تو شریعت
اُس کا شوہر کے ساتھ بندھن اُس وقت تک قائم رکھتی ہے جب تک شوہر
زندہ ہے۔ اگر شوہر مر جائے تو پھر وہ اِس بندھن سے آزاد ہو گئی۔
3 چنانچہ اگر وہ اپنے خاوند کے جیتے جی کسی اَور مرد کی بیوی بن
جائے تو اُسے زناکار قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اُس کا شوہر مر جائے

تو وہ شریعت سے آزاد ہوئی۔ اب وہ کسی دوسرے مرد کی بیوی بنے تو
زنا کار نہیں ٹھہرتی۔
4 میرے بھائیو، یہ بات آپ پر بھی صادق آتی ہے۔ جب آپ مسیح کے
بدن کا حصہ بن گئے تو آپ مر کر شریعت کے اختیار سے آزاد ہو گئے۔ اب
آپ اُس کے ساتھ پیوست ہو گئے ہیں جسے مُردوں میں سے زندہ کیا گیا تاکہ
ہم اللہ کی خدمت میں پھل لائیں۔
5 کیونکہ جب ہم اپنی پرانی فطرت کے تحت زندگی گزارتے تھے تو
شریعت ہماری گناہ آلودہ رغبتوں کو اُکساتی تھی۔ پھر یہی رغبتیں ہمارے
اعضا پر اثرانداز ہوتی تھیں اور نتیجے میں ہم ایسا پھل لاتے تھے جس کا
انجام موت ہے۔
6 لیکن اب ہم مر کر شریعت کے بندھن سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ہم
شریعت کی پرانی زندگی کے تحت خدمت نہیں کرتے بلکہ روح القدس کی
نئی زندگی کے تحت۔

شریعت اور گناہ

7 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ شریعت خود گناہ ہے؟ ہرگز نہیں! بات تو
یہ ہے کہ اگر شریعت مجھ پر میرے گناہ ظاہر نہ کرتی تو مجھے اِن کا کچھ پتا
نہ چلتا۔ مثلاً اگر شریعت نہ بتاتی، ”لالچ نہ کرنا“ تو مجھے در حقیقت معلوم
نہ ہوتا کہ لالچ کیا ہے۔
8 لیکن گناہ نے اِس حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھ میں ہر طرح کا لالچ پیدا
کر دیا۔ اِس کے برعکس جہاں شریعت نہیں ہوتی وہاں گناہ مُردہ ہے اور
ایسا کام نہیں کر پاتا۔
9 ایک وقت تھا جب مَیں شریعت کے بغیر زندگی گزارتا تھا۔ لیکن جوں
ہی حکم میرے سامنے آیا تو گناہ میں جان آ گئی

10 اور مَیں مر گیا۔ اِس طرح معلوم ھوا کہ جس حکم کا مقصد میری
زندگی کو قائم رکھنا تھا وھی میری موت کا باعث بن گیا۔
11 کیونکہ گناہ نے حکم سے فائدہ اُٹھا کر مجھے بہکایا اور حکم سے ھی
مجھے مار ڈالا۔
12 لیکن شریعت خود مُقدّس ھے اور اِس کے احکام مُقدّس، راست اور
اچھے ھیں۔
13 کیا اِس کا مطلب یہ ھے کہ جو اچھا ھے وھی میرے لئے موت کا
باعث بن گیا؟ ھرگز نہیں! گناہ ھی نے یہ کیا۔ اِس اچھی چیز کو استعمال کر
کے اُس نے میرے لئے موت پیدا کر دی تا کہ گناہ ظاھر ھو جائے۔ یوں
حکم کے ذریعے گناہ کی سنجیدگی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ھے۔

ھمارے اندر کی کشمکش

14 ھم جانتے ھیں کہ شریعت روحانی ھے۔ لیکن میری فطرت انسانی
ھے، مجھے گناہ کی غلامی میں بیچا گیا ھے۔
15 در حقیقت مَیں نہیں سمجھتا کہ کیا کرتا ھوں۔ کیونکہ مَیں وہ کام نہیں
کرتا جو کرنا چاھتا ھوں بلکہ وہ جس سے مجھے نفرت ھے۔
16 لیکن اگر مَیں وہ کرتا ھوں جو نہیں کرنا چاھتا تو ظاھر ھے کہ مَیں
متفق ھوں کہ شریعت اچھی ھے۔
17 اور اگر ایسا ھے تو پھر مَیں یہ کام خود نہیں کر رھا بلکہ گناہ جو میرے
اندر سکونت کرتا ھے۔
18 مجھے معلوم ھے کہ میرے اندر یعنی میری پرانی فطرت میں کوئی
اچھی چیز نہیں بستی۔ اگرچہ مجھ میں نیک کام کرنے کا ارادہ تو موجود
ھے لیکن مَیں اُسے عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔
19 جو نیک کام مَیں کرنا چاھتا ھوں وہ نہیں کرتا بلکہ وہ بُرا کام کرتا ھوں
جو کرنا نہیں چاھتا۔

20 اب اگر مَیں وہ کام کرتا ہوں جو مَیں نہیں کرنا چاھتا تو اِس کا مطلب
ھے کہ مَیں خود نہیں کر رھا بلکہ وہ گناہ جو میرے اندر بستا ھے۔
21 چنانچہ مجھے ایک اَور طرح کی شریعت کام کرتی ہوئی نظر آتی ھے،
اور وہ یہ ھے کہ جب مَیں نیک کام کرنے کا ارادہ رکھتا ھوں تو بُرائی آ
موجود ھوتی ھے۔
22 ھاں، اپنے باطن میں تو مَیں خوشی سے اللہ کی شریعت کو مانتا ھوں۔
23 لیکن مجھے اپنے اعضا میں ایک اَور طرح کی شریعت دکھائی دیتی
ھے، ایسی شریعت جو میری سمجھ کی شریعت کے خلاف لڑ کر مجھے گناہ
کی شریعت کا قیدی بنا دیتی ھے، اُس شریعت کا جو میرے اعضا میں
موجود ھے۔
24 ھائے، میری حالت کتنی بُری ھے! مجھے اِس بدن سے جس کا انجام
موت ھے کون چھڑائے گا؟
25 خدا کا شکر ھے جو ھمارے خداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے یہ
کام کرتا ھے۔

غرض یہی میری حالت ھے، مسیح کے بغیر مَیں اللہ کی شریعت کی
خدمت صرف اپنی سمجھ سے کر سکتا ھوں جبکہ میری پرانی فطرت گناہ
کی شریعت کی غلام رہ کر اُسی کی خدمت کرتی ھے۔

8

روح میں زندگی

1 اب جو مسیح عیسیٰ میں ھیں اُنہیں مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا۔
2 کیونکہ روح کی شریعت نے جو ھمیں مسیح میں زندگی عطا کرتی ھے
تجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ھے۔

3 موسوی شریعت ھماری پرانی فطرت کی کمزور حالت کی وجہ سے ھمیں
نہ بچا سکی۔ اِس لئے اللہ نے وہ کچھ کیا جو شریعت کے بس میں نہ تھا۔ اُس
نے اپنا فرزند بھیج دیا تا کہ وہ گناہ گار کا سا جسم اختیار کر کے ھمارے
گناھوں کا کفارہ دے۔ اِس طرح اللہ نے پرانی فطرت میں موجود گناہ کو
مجرم ٹھہرایا
4 تا کہ ھم میں شریعت کا تقاضا پورا ھو جائے، ھم جو پرانی فطرت کے
مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ھیں۔
5 جو پرانی فطرت کے اختیار میں ھیں وہ پرانی سوچ رکھتے ھیں جبکہ جو
روح کے اختیار میں ھیں وہ روحانی سوچ رکھتے ھیں۔
6 پرانی فطرت کی سوچ کا انجام موت ھے جبکہ روح کی سوچ زندگی اور
سلامتی پیدا کرتی ھے۔
7 پرانی فطرت کی سوچ اللہ سے دشمنی رکھتی ھے۔ یہ اپنے آپ کو اللہ کی
شریعت کے تابع نہیں رکھتی، نہ ھی ایسا کر سکتی ھے۔
8 اِس لئے وہ لوگ اللہ کو پسند نہیں آ سکتے جو پرانی فطرت کے اختیار
میں ھیں۔
9 لیکن آپ پرانی فطرت کے اختیار میں نہیں بلکہ روح کے اختیار میں
ھیں۔ شرط یہ ھے کہ روح القدس آپ میں بسا ھوا ھو۔ اگر کسی میں مسیح
کا روح نہیں تو وہ مسیح کا نہیں۔
10 لیکن اگر مسیح آپ میں ھے تو پھر آپ کا بدن گناہ کی وجہ سے مُردہ
ھے جبکہ روح القدس آپ کو راست باز ٹھہرانے کی وجہ سے آپ کے لئے
زندگی کا باعث ھے۔
11 اُس کا روح آپ میں بستا ھے جس نے عیسیٰ کو مُردوں میں سے زندہ
کیا۔ اور چونکہ روح القدس آپ میں بستا ھے اِس لئے اللہ اِس کے ذریعے

آپ کے فانی بدنوں کو بھی مسیح کی طرح زندہ کرے گا۔

12 چنانچہ میرے بھائیو، ہماری پرانی فطرت کا کوئی حق نہ رہا کہ ہمیں
اپنے مطابق زندگی گزارنے پر مجبور کرے۔
13 کیونکہ اگر آپ اپنی پرانی فطرت کے مطابق زندگی گزاریں تو آپ
ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن اگر آپ روح القدس کی قوت سے اپنی پرانی
فطرت کے غلط کاموں کو نیست و نابود کریں تو پھر آپ زندہ رہیں گے۔
14 جس کی بھی راہنمائی روح القدس کرتا ہے وہ اللہ کا فرزند ہے۔
15 کیونکہ اللہ نے جو روح آپ کو دیا ہے اُس نے آپ کو غلام بنا کر
خوف زدہ حالت میں نہیں رکھا بلکہ آپ کو اللہ کے فرزند بنا دیا ہے، اور
اُسی کے ذریعے ہم پکار کر اللہ کو "ابّا" یعنی "اے باپ" کہہ سکتے ہیں۔
16 روح القدس خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ
ہم اللہ کے فرزند ہیں۔
17 اور چونکہ ہم اُس کے فرزند ہیں اِس لئے ہم وارث ہیں، اللہ کے
وارث اور مسیح کے ہم میراث۔ کیونکہ اگر ہم مسیح کے دُکھ میں شریک
ہوں تو اُس کے جلال میں بھی شریک ہوں گے۔

آئندہ کا جلال

18 میرے خیال میں ہمارا موجودہ دُکھ اُس آنے والے جلال کی نسبت
کچھ بھی نہیں جو ہم پر ظاہر ہو گا۔
19 ہاں، تمام کائنات یہ دیکھنے کے لئے تڑپتی ہے کہ اللہ کے فرزند ظاہر
ہو جائیں،

20 کیونکہ کائنات اللہ کی لعنت کے تحت آ کر فانی ہو گئی ہے۔ یہ اُس
کی اپنی نہیں بلکہ اللہ کی مرضی تھی جس نے اُس پر یہ لعنت بھیجی۔ تو بھی
یہ اُمید دلائی گئی
21 کہ ایک دن کائنات کو خود اُس کی فانی حالت کی غلامی سے چھڑایا
جائے گا۔ اُس وقت وہ اللہ کے فرزندوں کی جلالی آزادی میں شریک ہو
جائے گی۔
22 کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آج تک تمام کائنات کراھتی اور دردِ زہ میں
تڑپتی رھتی ہے۔
23 نہ صرف کائنات بلکہ ہم خود بھی اندر ھی اندر کرا ھتے ہیں، گو ہمیں
آنے والے جلال کا پہلا پھل روح القدس کی صورت میں مل چکا ہے۔ ہم
کرا ھتے کرا ھتے شدت سے اِس انتظار میں ہیں کہ یہ بات ظاہر ہو جائے کہ
ہم اللہ کے فرزند ہیں اور ہمارے بدنوں کو نجات ملے۔
24 کیونکہ نجات پاتے وقت ہمیں یہ اُمید دلائی گئی۔ لیکن اگر وہ کچھ
نظر آ چکا ہوتا جس کی اُمید ہم رکھتے تو یہ در حقیقت اُمید نہ ہوتی۔ کون
اُس کی اُمید رکھے جو اُسے نظر آ چکا ہے؟
25 لیکن چونکہ ہم اُس کی اُمید رکھتے ہیں جو ابھی نظر نہیں آیا تو لازم
ہے کہ ہم صبر سے اُس کا انتظار کریں۔
26 اِسی طرح روح القدس بھی ہماری کمزور حالت میں ہماری مدد کرتا
ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ کس طرح مناسب دعا مانگیں۔ لیکن روح
القدس خود ناقابلِ بیان آہیں بھرتے ہوئے ہماری شفاعت کرتا ہے۔
27 اور خدا باپ جو تمام دلوں کی تحقیق کرتا ہے روح القدس کی سوچ
کو جانتا ہے، کیونکہ پاک روح اللہ کی مرضی کے مطابق مُقدّسین کی
شفاعت کرتا ہے۔

28 اور ھم جانتے ھیں کہ جو اللہ سے محبت رکھتے ھیں اُن کے لئے سب
کچھ مل کر بھلائی کا باعث بنتا ھے، اُن کے لئے جو اُس کے ارادے کے
مطابق بُلائے گئے ھیں۔
29 کیونکہ اللہ نے پہلے سے اپنے لوگوں کو چن لیا، اُس نے پہلے سے
اُنہیں اِس کے لئے مقرر کیا کہ وہ اُس کے فرزند کے ھم شکل بن جائیں اور
یوں مسیح بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ھو۔
30 لیکن جنہیں اُس نے پہلے سے مقرر کیا اُنہیں اُس نے بُلایا بھی، جنہیں
اُس نے بُلایا اُنہیں اُس نے راست باز بھی ٹھہرایا اور جنہیں اُس نے راست
باز ٹھہرایا اُنہیں اُس نے جلال بھی بخشا۔

اللہ کی مسیح میں محبت

31 اِن تمام باتوں کے جواب میں ھم کیا کہیں؟ اگر اللہ ھمارے حق میں
ھے تو کون ھمارے خلاف ھو سکتا ھے؟
32 اُس نے اپنے فرزند کو بھی دریغ نہ کیا بلکہ اُسے ھم سب کے لئے
دشمن کے حوالے کر دیا۔ جس نے ھمیں اپنے فرزند کو دے دیا کیا وہ
ھمیں اُس کے ساتھ سب کچھ مفت نہیں دے گا؟
33 اب کون اللہ کے چنے ھوئے لوگوں پر الزام لگائے گا جب اللہ خود
اُنہیں راست باز قرار دیتا ھے؟
34 کون ھمیں مجرم ٹھہرائے گا جب مسیح عیسیٰ نے ھمارے لئے اپنی
جان دی؟ بلکہ ھماری خاطر اِس سے بھی زیادہ ھوا۔ اُسے زندہ کیا گیا اور
وہ اللہ کے دہنے ھاتھ بیٹھ گیا، جہاں وہ ھماری شفاعت کرتا ھے۔
35 غرض کون ھمیں مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ کیا کوئی
مصیبت، تنگی، ایذا رسانی، کال، ننگاپن، خطرہ یا تلوار؟

36 جیسے کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، ”تیری خاطر ہمیں دن بھر موت کا
سامنا کرنا پڑتا ہے، لوگ ہمیں ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر سمجھتے ہیں۔“
37 کوئی بات نہیں، کیونکہ مسیح ہمارے ساتھ ہے اور ہم سے محبت
رکھتا ہے۔ اُس کے وسیلے سے ہم اِن سب خطروں کے رُوبرُو زبردست
فتح پاتے ہیں۔
38 کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ہمیں اُس کی محبت سے کوئی چیز جدا نہیں
کر سکتی: نہ موت اور نہ زندگی، نہ فرشتے اور نہ حکمران، نہ حال اور نہ
مستقبل، نہ طاقتیں،
39 نہ نشیب اور نہ فراز، نہ کوئی اَور مخلوق ہمیں اللہ کی اُس محبت سے
جدا کر سکے گی جو ہمیں ہمارے خداوند مسیح عیسیٰ میں حاصل ہے۔

9

اللہ اور اُس کی قوم

1 مَیں مسیح میں سچ کہتا ہوں، جھوٹ نہیں بولتا، اور میرا ضمیر بھی روح
القدس میں اِس کی گواہی دیتا ہے
2 کہ مَیں دل میں اپنے یہودی ہم وطنوں کے لئے شدید غم اور مسلسل
درد محسوس کرتا ہوں۔
3 کاش میرے بھائی اور خونی رشتے دار نجات پائیں! اِس کے لئے مَیں
خود ملعون اور مسیح سے جدا ہونے کے لئے بھی تیار ہوں۔
4 اللہ نے اُن ہی کو جو اسرائیلی ہیں اپنے فرزند بننے کے لئے مقرر کیا تھا۔
اُن ہی پر اُس نے اپنا جلال ظاہر کیا، اُن ہی کے ساتھ اپنے عہد باندھے اور
اُن ہی کو شریعت عطا کی۔ وہی حقیقی عبادت اور اللہ کے وعدوں کے
حق دار ہیں،

5 وھی ابراھیم اوریعقوب کی اولاد ھیں اور اُن ھی میں سے جسمانی لحاظ
سے مسیح آیا۔ اللہ کی تمجید و تعریف ابد تک ھو جو سب پر حکومت کرتا
ھے! آمین۔
6 کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ اپنا وعدہ پورا نہ کرسکا۔ بات یہ نہیں ھے
بلکہ یہ کہ وہ سب حقیقی اسرائیلی نہیں ھیں جو اسرائیلی قوم سے ھیں۔
7 اور سب ابراھیم کی حقیقی اولاد نہیں ھیں جو اُس کی نسل سے ھیں۔
کیونکہ اللہ نے کلامِ مُقدّس میں ابراھیم سے فرمایا، "تیری نسل اسحاق ھی
سے قائم رھے گی۔"
8 چنانچہ لازم نہیں کہ ابراھیم کی تمام فطرتی اولاد اللہ کے فرزند ھوں بلکہ
صرف وھی ابراھیم کی حقیقی اولاد سمجھے جاتے ھیں جو اللہ کے وعدے
کے مطابق اُس کے فرزند بن گئے ھیں۔
9 اور وعدہ یہ تھا، "مقررہ وقت پر مَیں واپس آؤں گا تو سارہ کے بیٹا ھو
گا۔"
10 لیکن نہ صرف سارہ کے ساتھ ایسا ھوا بلکہ اسحاق کی بیوی رِبقہ کے
ساتھ بھی۔ ایک ھی مرد یعنی ھمارے باپ اسحاق سے اُس کے جُڑواں بچے
پیدا ھوئے۔
11 لیکن بچے ابھی پیدا نہیں ھوئے تھے نہ اُنہوں نے کوئی نیک یا بُرا کام
کیا تھا کہ ماں کو اللہ سے ایک پیغام ملا۔ اِس پیغام سے ظاھر ھوتا ھے کہ
اللہ لوگوں کو اپنے ارادے کے مطابق چن لیتا ھے۔
12 اور اُس کا یہ چناؤ اُن کے نیک اعمال پر مبنی نہیں ھوتا بلکہ اُس کے
بُلاوے پر۔ پیغام یہ تھا، "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔"
13 یہ بھی کلامِ مُقدّس میں لکھا ھے، "یعقوب مجھے پیارا تھا، جبکہ عیسَو

سے مَیں متنفر رہا۔“
14 کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ بےانصاف ہے؟ ہرگز نہیں!
15 کیونکہ اُس نے موسیٰ سے کہا، ”مَیں جس پر مہربان ہونا چاہوں اُس
پر مہربان ہوتا ہوں اور جس پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کرتا ہوں۔“
16 چنانچہ سب کچھ اللہ کے رحم پر ہی مبنی ہے۔ اِس میں انسان کی
مرضی یا کوشش کا کوئی دخل نہیں۔
17 یوں اللہ اپنے کلام میں مصر کے بادشاہ فرعون سے مخاطب ہو کر فرماتا
ہے، ”مَیں نے تجھے اِس لئے برپا کیا ہے کہ تجھ میں اپنی قدرت کا اظہار
کروں اور یوں تمام دنیا میں میرے نام کا پرچار کیا جائے۔“
18 غرض، یہ اللہ ہی کی مرضی ہے کہ وہ کس پر رحم کرے اور کس
کو سخت کر دے۔

اللہ کا غضب اور رحم

19 شاید کوئی کہے، ”اگر یہ بات ہے تو پھر اللہ کس طرح ہم پر الزام
لگا سکتا ہے جب ہم سے غلطیاں ہوتی ہیں؟ ہم تو اُس کی مرضی کا مقابلہ
نہیں کر سکتے۔“
20 یہ نہ کہیں۔ آپ انسان ہوتے ہوئے کون ہیں کہ اللہ کے ساتھ بحث
مباحثہ کریں؟ کیا جس کو تشکیل دیا گیا ہے وہ تشکیل دینے والے سے کہتا
ہے، ”تُو نے مجھے اِس طرح کیوں بنا دیا؟“
21 کیا کمہار کا حق نہیں ہے کہ گارے کے ایک ہی لوندے سے
مختلف قسم کے برتن بنائے، کچھ باعزت استعمال کے لئے اور کچھ ذلت
آمیز استعمال کے لئے؟
22 یہ بات اللہ پر بھی صادق آتی ہے۔ گو وہ اپنا غضب نازل کرنا اور اپنی
قدرت ظاہر کرنا چاہتا تھا، لیکن اُس نے بڑے صبر و تحمل سے وہ برتن

برداشت کئے جن پر اُس کا غضب آنا ہے اور جو ہلاکت کے لئے تیار کئے
گئے ہیں۔
23 اُس نے یہ اِس لئے کیا تا کہ اپنا جلال کثرت سے اُن برتنوں پر ظاہر
کرے جن پر اُس کا فضل ہے اور جو پہلے سے جلال پانے کے لئے تیار
کئے گئے ہیں۔
24 اور ہم اُن میں سے ہیں جن کو اُس نے چن لیا ہے، نہ صرف یہودیوں
میں سے بلکہ غیریہودیوں میں سے بھی۔
25 یوں وہ غیریہودیوں کے ناتے سے ہوسیع کی کتاب میں فرماتا ہے،

”مَیں اُسے 'میری قوم' کہوں گا
جو میری قوم نہ تھی،
اور اُسے 'میری پیاری' کہوں گا
جو مجھے پیاری نہ تھی۔“

26 اور ”جہاں اُنہیں بتایا گیا کہ 'تم میری قوم نہیں'
وہاں وہ 'زندہ خدا کے فرزند' کہلائیں گے۔“

27 اور یسعیاہ نبی اسرائیل کے بارے میں پکارتا ہے، ”گو اسرائیلی ساحل
پر کی ریت جیسے بےشمار کیوں نہ ہوں تو بھی صرف ایک بچے ہوئے حصے
کو نجات ملے گی۔
28 کیونکہ رب اپنا فرمان مکمل طور پر اور تیزی سے دنیا میں پورا کرے
گا۔“
29 یسعیاہ نے یہ بات ایک اَور پیش گوئی میں بھی کی، ”اگر رب الافواج
ہماری کچھ اولاد زندہ نہ چھوڑتا تو ہم سدوم کی طرح مٹ جاتے، ہمارا
عمورہ جیسا ستیاناس ہو جاتا۔“

اسرائیل کے لئے پولس کی دعا

30اِس سے ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟ یہ کہ گو غیریہودی راست بازی کی
تلاش میں نہ تھے توبھی اُنہیں راست بازی حاصل ہوئی، ایسی راست بازی
جو ایمان سے پیدا ہوئی۔
31اِس کے برعکس اسرائیلیوں کو یہ حاصل نہ ہوئی، حالانکہ وہ ایسی
شریعت کی تلاش میں رہے جو اُنہیں راست باز ٹھہرائے۔
32اِس کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ وہ اپنی تمام کوششوں میں ایمان پر انحصار
نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے نیک اعمال پر۔ اُنہوں نے راہ میں پڑے پتھر سے
ٹھوکر کھائی۔
33یہ بات کلامِ مُقدّس میں لکھی بھی ہے،

”دیکھو مَیں صیون میں ایک پتھر رکھ دیتا ہوں
جو ٹھوکر کا باعث بنے گا،
ایک چٹان جو ٹھیس لگنے کا سبب ہو گی۔
لیکن جو اُس پر ایمان لائے گا
اُسے شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔“

10

1بھائیو، میری دلی آرزو اور میری اللہ سے دعا یہ ہے کہ اسرائیلیوں کو
نجات ملے۔
2مَیں اِس کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ وہ اللہ کی غیرت رکھتے ہیں۔ لیکن
اِس غیرت کے پیچھے روحانی سمجھ نہیں ہوتی۔
3وہ اُس راست بازی سے ناواقف رہے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہے۔
اِس کی بجائے وہ اپنی ذاتی راست بازی قائم کرنے کی کوشش کرتے رہے
ہیں۔ یوں اُنہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راست بازی کے تابع نہیں کیا۔

4 کیونکہ مسیح میں شریعت کا مقصد پورا ہو گیا، ہاں وہ انجام تک پہنچ
گئی ہے۔ چنانچہ جو بھی مسیح پر ایمان رکھتا ہے وہی راست باز ٹھہرتا
ہے۔

سب کے لئے راست بازی

5 موسیٰ نے اُس راست بازی کے بارے میں لکھا جو شریعت سے
حاصل ہوتی ہے، ”جو شخص یوں کرے گا وہ جیتا رہے گا۔“
6 لیکن جو راست بازی ایمان سے حاصل ہوتی ہے وہ کہتی ہے، ”اپنے
دل میں نہ کہنا کہ ’کون آسمان پر چڑھے گا؟‘ (تاکہ مسیح کو نیچے
لے آئے)۔
7 یہ بھی نہ کہنا کہ ’کون پاتال میں اُترے گا؟‘ (تاکہ مسیح کو
مُردوں میں سے واپس لے آئے)۔“
8 تو پھر کیا کرنا چاہئے؟ ایمان کی راست بازی فرماتی ہے، ”یہ کلام تیرے
قریب بلکہ تیرے منہ اور دل میں موجود ہے۔“ کلام سے مراد ایمان کا وہ
پیغام ہے جو ہم سناتے ہیں۔
9 یعنی یہ کہ اگر تُو اپنے منہ سے اقرار کرے کہ عیسیٰ خداوند ہے اور دل
سے ایمان لائے کہ اللہ نے اُسے مُردوں میں سے زندہ کر دیا تو تجھے نجات
ملے گی۔
10 کیونکہ جب ہم دل سے ایمان لاتے ہیں تو اللہ ہمیں راست باز قرار دیتا
ہے، اور جب ہم اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں تو ہمیں نجات ملتی ہے۔
11 یوں کلامِ مُقدّس فرماتا ہے، ”جو بھی اُس پر ایمان لائے اُسے شرمندہ
نہیں کیا جائے گا۔“
12 اِس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو یا غیریہودی۔ کیونکہ سب
کا ایک ہی خداوند ہے، جو فیاضی سے ہر ایک کو دیتا ہے جو اُسے پکارتا

ہے۔
13 کیونکہ ”جو بھی خداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔“
14 لیکن وہ کس طرح اُسے پکار سکیں گے اگر وہ اُس پر کبھی ایمان نہیں
لائے؟ اور وہ کس طرح اُس پر ایمان لا سکتے ہیں اگر اُنہوں نے کبھی اُس
کے بارے میں سنا نہیں؟ اور وہ کس طرح اُس کے بارے میں سن سکتے
ہیں اگر کسی نے اُنہیں یہ پیغام سنایا نہیں؟
15 اور سنانے والے کس طرح دوسروں کے پاس جائیں گے اگر اُنہیں
بھیجا نہ گیا؟ اِس لئے کلامِ مُقدّس فرماتا ہے، ”اُن کے قدم کتنے پیارے ہیں
جو خوش خبری سناتے ہیں۔“
16 لیکن سب نے اللہ کی یہ خوش خبری قبول نہیں کی۔ یوں یسعیاہ نبی
فرماتا ہے، ”اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟“
17 غرض، ایمان پیغام سننے سے پیدا ہوتا ہے، یعنی مسیح کا کلام سننے
سے۔
18 تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا اسرائیلیوں نے یہ پیغام نہیں سنا؟ اُنہوں نے
اِسے ضرور سنا۔ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے،

”اُن کی آواز نکل کر پوری دنیا میں سنائی دی،
اُن کے الفاظ دنیا کی انتہا تک پہنچ گئے۔“

19 تو کیا اسرائیل کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی؟ نہیں، اُسے ضرور سمجھ
آئی۔ پہلے موسیٰ اِس کا جواب دیتا ہے،

”مَیں خود ہی تمہیں غیرت دلاؤں گا،
ایک ایسی قوم کے ذریعے جو حقیقت میں قوم نہیں ہے۔
ایک نادان قوم کے ذریعے مَیں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔“

20 اور یسعیاہ نبی یہ کہنے کی جرأت کرتا ہے،

”جو مجھے تلاش نہیں کرتے تھے
اُنہیں مَیں نے مجھے پانے کا موقع دیا،
جو میرے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے
اُن پر مَیں ظاہر ہوا۔“
21 لیکن اسرائیل کے بارے میں وہ فرماتا ہے،
”دن بھر مَیں نے اپنے ہاتھ پھیلائے رکھے
تاکہ ایک نافرمان اور سرکش قوم کا استقبال کروں۔“

11

اسرائیل پر اللہ کا رحم

1 تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے اپنی قوم کو رد کیا ہے؟ ہرگز
نہیں! مَیں تو خود اسرائیلی ہوں۔ ابراہیم میرا بھی باپ ہے، اور مَیں بن یمین
کے قبیلے کا ہوں۔
2 اللہ نے اپنی قوم کو پہلے سے چن لیا تھا۔ وہ کس طرح اُسے رد کرے
گا! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کلامِ مُقدّس میں الیاس نبی کے بارے میں کیا
لکھا ہے؟ الیاس نے اللہ کے سامنے اسرائیلی قوم کی شکایت کرکے کہا،
3 ”اے رب، اُنہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو
گرا دیا ہے۔ مَیں اکیلا ہی بچا ہوں، اور وہ مجھے بھی مار ڈالنے کے درپَے
ہیں۔“
4 اِس پر اللہ نے اُسے کیا جواب دیا؟ ”مَیں نے اپنے لئے 7,000 مردوں
کو بچا لیا ہے جنہوں نے اپنے گھٹنے بعل دیوتا کے سامنے نہیں ٹیکے۔“
5 آج بھی یہی حالت ہے۔ اسرائیل کا ایک چھوٹا حصہ بچ گیا ہے جسے
اللہ نے اپنے فضل سے چن لیا ہے۔

6اور چونکہ یہ اللہ کے فضل سے ہوا ہے اِس لئے یہ اُن کی اپنی کوششوں
سے نہیں ہوا۔ ورنہ فضل فضل ہی نہ رہتا۔
7 غرض، جس چیز کی تلاش میں اسرائیل رہا وہ پوری قوم کو حاصل
نہیں ہوئی بلکہ صرف اُس کے ایک چُنے ہوئے حصے کو۔ باقی سب کو
فضل کے بارے میں بےحس کر دیا گیا،
8 جس طرح کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے،

”آج تک اللہ نے اُنہیں ایسی حالت میں رکھا ہے
کہ اُن کی روح مدھوش ہے،
اُن کی آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں
اور اُن کے کان سن نہیں سکتے۔“

9اور داؤد فرماتا ہے،

”اُن کی میز اُن کے لئے پھندا اور جال بن جائے،
اِس سے وہ ٹھوکر کھا کر اپنے غلط کاموں کا معاوضہ پائیں۔
10اُن کی آنکھیں تاریک ہو جائیں تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں،
اُن کی کمر ہمیشہ جھکی رہے۔“

11تو کیا اللہ کی قوم ٹھوکر کھا کر یوں گر گئی کہ کبھی بحال نہیں ہو گی؟
ہرگز نہیں! اُس کی خطاؤں کی وجہ سے اللہ نے غیریہودیوں کو نجات پانے
کا موقع دیا تاکہ اسرائیلی غیرت کھائیں۔
12یوں یہودیوں کی خطائیں دنیا کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گئیں،
اور اُن کا نقصان غیریہودیوں کے لئے بھرپور برکت کا باعث بن گیا۔ تو پھر یہ
برکت کتنی اَور زیادہ ہو گی جب یہودیوں کی پوری تعداد اِس میں شامل
ہو جائے گی!

غیریہودیوں کی نجات

13 آپ کو جو غیریہودی ھیں مَیں یہ بتاتا ھوں، اللّٰہ نے مجھے غیریہودیوں
کے لئے رسول بنایا ھے، اِس لئے مَیں اپنی اِس خدمت پر زور دیتا ھوں۔
14 کیونکہ مَیں چاھتا ھوں کہ میری قوم کے لوگ یہ دیکھ کر غیرت
کھائیں اور اُن میں سے کچھ بچ جائیں۔
15 جب اُنہیں رد کیا گیا تو باقی دنیا کی اللّٰہ کے ساتھ صلح ھو گئی۔ تو پھر
کیا ھو گا جب اُنہیں دوبارہ قبول کیا جائے گا؟ یہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے
کے برابر ھو گا!
16 جب آپ فصل کے پہلے آٹے سے روٹی بنا کر اللّٰہ کے لئے مخصوص
و مُقدّس کرتے ھیں تو باقی سارا آٹا بھی مخصوص و مُقدّس ھے۔ اور جب
درخت کی جڑیں مُقدّس ھیں تو اُس کی شاخیں بھی مُقدّس ھیں۔
17 زیتون کے درخت کی کچھ شاخیں توڑ دی گئی ھیں اور اُن کی جگہ
جنگلی زیتون کے درخت کی ایک شاخ پیوند کی گئی ھے۔ آپ غیریہودی
اِس جنگلی شاخ سے مطابقت رکھتے ھیں۔ جس طرح یہ دوسرے درخت
کی جڑ سے رس اور تقویت پاتی ھے اُسی طرح آپ بھی یہودی قوم کی روحانی
جڑ سے تقویت پاتے ھیں۔
18 چنانچہ آپ کا دوسری شاخوں کے سامنے شیخی مارنے کا حق نہیں۔
اور اگر آپ شیخی ماریں تو یہ خیال کریں کہ آپ جڑ کو قائم نہیں رکھتے بلکہ
جڑ آپ کو۔
19 شاید آپ اِس پر اعتراض کریں، ”ھاں، لیکن دوسری شاخیں توڑی
گئیں تا کہ مَیں پیوند کیا جاؤں۔“
20 بےشک، لیکن یاد رکھیں، دوسری شاخیں اِس لئے توڑی گئیں کہ
وہ ایمان نہیں رکھتی تھیں اور آپ اِس لئے اُن کی جگہ لگے ھیں کہ آپ ایمان
رکھتے ھیں۔ چنانچہ اپنے آپ پر فخر نہ کریں بلکہ خوف رکھیں۔

21 اللہ نے اصلی شاخیں بچنے نہ دیں۔ اگر آپ اِس طرح کی حرکتیں کریں
تو کیا وہ آپ کو چھوڑ دے گا؟
22 یہاں ہمیں اللہ کی مہربانی اور سختی نظر آتی ہے — جو گر گئے ہیں اُن
کے سلسلے میں اُس کی سختی، لیکن آپ کے سلسلے میں اُس کی مہربانی۔ اور
یہ مہربانی رہے گی جب تک آپ اُس کی مہربانی سے لپٹے رہیں گے۔ ورنہ
آپ کو بھی درخت سے کاٹ ڈالا جائے گا۔
23 اور اگر یہودی اپنے کفر سے باز آئیں تو اُن کی پیوندکاری دوبارہ
درخت کے ساتھ کی جائے گی، کیونکہ اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔
24 آخر آپ خود قدرتی طور پر زیتون کے جنگلی درخت کی شاخ تھے
جسے اللہ نے توڑ کر قدرتی قوانین کے خلاف زیتون کے اصل درخت پر
لگایا۔ تو پھر وہ کتنی زیادہ آسانی سے یہودیوں کی توڑی گئی شاخیں دوبارہ
اُن کے اپنے درخت میں لگا دے گا!

اللہ کا رحم سب پر

25 بھائیو، مَیں چاہتا ہوں کہ آپ ایک بھید سے واقف ہو جائیں، کیونکہ
یہ آپ کو اپنے آپ کو دانا سمجھنے سے باز رکھے گا۔ بھید یہ ہے کہ اسرائیل
کا ایک حصہ اللہ کے فضل کے بارے میں بےحس ہو گیا ہے، اور اُس
کی یہ حالت اُس وقت تک رہے گی جب تک غیریہودیوں کی پوری تعداد
اللہ کی بادشاہی میں داخل نہ ہو جائے۔
26 پھر پورا اسرائیل نجات پائے گا۔ یہ کلامِ مُقدّس میں بھی لکھا ہے،
”چھڑانے والا صیون سے آئے گا۔
وہ بےدینی کو یعقوب سے ہٹا دے گا۔
27 اور یہ میرا اُن کے ساتھ عہد ہو گا
جب مَیں اُن کے گناہوں کو اُن سے دُور کروں گا۔“

28 چونکہ یہودی اللہ کی خوش خبری قبول نہیں کرتے اِس لئے وہ اللہ
کے دشمن ھیں، اور یہ بات آپ کے لئے فائدے کا باعث بن گئی ھے۔ توبھی
وہ اللہ کو پیارے ھیں، اِس لئے کہ اُس نے اُن کے باپ دادا ابراھیم، اسحاق
اور یعقوب کو چن لیا تھا۔
29 کیونکہ جب بھی اللہ کسی کو اپنی نعمتوں سے نواز کر بُلاتا ھے تو اُس
کی یہ نعمتیں اور بُلاوے کبھی نہیں مٹنے کی۔
30 ماضی میں غیریہودی اللہ کے تابع نہیں تھے، لیکن اب اللہ نے آپ پر
یہودیوں کی نافرمانی کی وجہ سے رحم کیا ھے۔
31 اب اِس کے اُلٹ ھے کہ یہودی خود آپ پر کئے گئے رحم کی وجہ
سے اللہ کے تابع نہیں ھیں، اور لازم ھے کہ اللہ اُن پر بھی رحم کرے۔
32 کیونکہ اُس نے سب کو نافرمانی کے قیدی بنا دیا ھے تا کہ سب پر
رحم کرے۔

اللہ کی تمجید

33 واہ! اللہ کی دولت، حکمت اور علم کیا ھی گہرا ھے۔ کون اُس کے
فیصلوں کی تہہ تک پہنچ سکتا ھے! کون اُس کی راھوں کا کھوج لگا سکتا
ھے!
34 کلامِ مُقدّس یوں فرماتا ھے،
”کس نے رب کی سوچ کو جانا؟
یا کون اِتنا علم رکھتا ھے
کہ وہ اُسے مشورہ دے؟
35 کیا کسی نے کبھی اُسے کچھ دیا
کہ اُسے اِس کا معاوضہ دینا پڑے؟“

36 کیونکہ سب کچھ اُسی نے پیدا کیا ہے، سب کچھ اُسی کے ذریعے اور
اُسی کے جلال کے لئے قائم ہے۔ اُسی کی تمجید ابد تک ہوتی رہے! آمین۔

12

پوری زندگی اللہ کی خدمت میں

1 بھائیو، اللہ نے آپ پر کتنا رحم کیا ہے! اب ضروری ہے کہ آپ اپنے
بدنوں کو اللہ کے لئے مخصوص کریں، کہ وہ ایک ایسی زندہ اور مُقدّس
قربانی بن جائیں جو اُسے پسند آئے۔ ایسا کرنے سے آپ اُس کی معقول
عبادت کریں گے۔
2 اِس دنیا کے سانچے میں نہ ڈھل جائیں بلکہ اللہ کو آپ کی سوچ کی
تجدید کرنے دیں تاکہ آپ وہ شکل و صورت اپنا سکیں جو اُسے پسند ہے۔
پھر آپ اللہ کی مرضی کو پہچان سکیں گے، وہ کچھ جو اچھا، پسندیدہ اور
کامل ہے۔
3 اُس رحم کی بنا پر جو اللہ نے مجھ پر کیا مَیں آپ میں سے ہر ایک کو
ہدایت دیتا ہوں کہ اپنی حقیقی حیثیت کو جان کر اپنے آپ کو اِس سے
زیادہ نہ سمجھیں۔ کیونکہ جس پیمانے سے اللہ نے ہر ایک کو ایمان بخشا
ہے اُسی کے مطابق وہ سمجھ داری سے اپنی حقیقی حیثیت کو جان لے۔
4 ہمارے ایک ہی جسم میں بہت سے اعضا ہیں، اور ہر ایک عضو کا
فرق فرق کام ہوتا ہے۔
5 اِسی طرح گو ہم بہت ہیں، لیکن مسیح میں ایک ہی بدن ہیں، جس
میں ہر عضو دوسروں کے ساتھ جُڑا ہوا ہے۔
6 اللہ نے اپنے فضل سے ہر ایک کو مختلف نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر
آپ کی نعمت نبوّت کرنا ہے تو اپنے ایمان کے مطابق نبوّت کریں۔

7اگرآپ کی نعمت خدمت کرنا ہے تو خدمت کریں۔ اگرآپ کی نعمت
تعلیم دینا ہے تو تعلیم دیں۔
8اگرآپ کی نعمت حوصلہ افزائی کرنا ہے تو حوصلہ افزائی کریں۔ اگر
آپ کی نعمت دوسروں کی ضروریات پوری کرنا ہے تو خلوص دلی سے یہی
کریں۔ اگرآپ کی نعمت راہنمائی کرنا ہے تو سرگرمی سے راہنمائی کریں۔
اگرآپ کی نعمت رحم کرنا ہے تو خوشی سے رحم کریں۔

9آپ کی محبت محض دکھاوے کی نہ ہو۔ جو کچھ بُرا ہے اُس سے نفرت
کریں اور جو کچھ اچھا ہے اُس کے ساتھ لپٹے رہیں۔
10 آپ کی ایک دوسرے کے لئے برادرانہ محبت سرگرم ہو۔ ایک
دوسرے کی عزت کرنے میں آپ خود پہلا قدم اُٹھائیں۔
11آپ کا جوش ڈھیلا نہ پڑ جائے بلکہ روحانی سرگرمی سے خداوند کی
خدمت کریں۔
12اُمید میں خوش، مصیبت میں ثابت قدم اور دعا میں لگے رہیں۔
13 جب مُقدّسین ضرورت مند ہیں تو اُن کی مدد کرنے میں شریک
ہوں۔ مہمان نوازی میں لگے رہیں۔
14 جو آپ کو ایذا پہنچائیں اُن کو برکت دیں۔ اُن پر لعنت مت کریں بلکہ
برکت چاہیں۔
15 خوشی منانے والوں کے ساتھ خوشی منائیں اور رونے والوں کے ساتھ
روئیں۔
16 ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات رکھیں۔ اونچی سوچ نہ رکھیں
بلکہ دبے ہوؤں سے رفاقت رکھیں۔ اپنے آپ کو دانا مت سمجھیں۔

17 اگر کوئی آپ سے بُرا سلوک کرے تو بدلے میں اُس سے بُرا سلوک
نہ کرنا۔ دھیان رکھیں کہ جو کچھ سب کی نظر میں اچھا ہے وہی عمل میں
لائیں۔

18 اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو سب کے
ساتھ میل ملاپ رکھیں۔
19 عزیزو، انتقام مت لیں بلکہ اللہ کے غضب کو بدلہ لینے کا موقع دیں۔
کیونکہ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے، ”رب فرماتا ہے، انتقام لینا میرا ہی کام
ہے، مَیں ہی بدلہ لوں گا۔“
20 اِس کے بجائے ”اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسے کھانا کھلا، اگر پیاسا
ہو تو پانی پلا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر جلتے ہوئے کوئلوں
کا ڈھیر لگائے گا۔“
21 اپنے پر بُرائی کو غالب نہ آنے دیں بلکہ بھلائی سے آپ بُرائی پر غالب
آئیں۔

13

رعایا کے فرائض

1 ہر شخص اختیار رکھنے والے حکمرانوں کے تابع رہے، کیونکہ تمام
اختیار اللہ کی طرف سے ہے۔ جو اختیار رکھتے ہیں اُنہیں اللہ کی طرف سے
مقرر کیا گیا ہے۔
2 چنانچہ جو حکمران کی مخالفت کرتا ہے وہ اللہ کے فرمان کی مخالفت
کرتا اور یوں اپنے آپ پر اللہ کی عدالت لاتا ہے۔
3 کیونکہ حکمران اُن کے لئے خوف کا باعث نہیں ہوتے جو صحیح کام
کرتے ہیں بلکہ اُن کے لئے جو غلط کام کرتے ہیں۔ کیا آپ حکمران سے
خوف کھائے بغیر زندگی گزارنا چاہتے ہیں؟ تو پھر وہ کچھ کریں جو اچھا
ہے تو وہ آپ کو شاباش دے گا۔
4 کیونکہ وہ اللہ کا خادم ہے جو آپ کی بہتری کے لئے خدمت کرتا
ہے۔ لیکن اگر آپ غلط کام کریں تو ڈریں، کیونکہ وہ اپنی تلوار کو خواہ

مخواہ تھامے نہیں رکھتا۔ وہ اللہ کا خادم ہے اور اُس کا غضب غلط کام
کرنے والے پر نازل ہوتا ہے۔
5 اِس لئے لازم ہے کہ آپ حکومت کے تابع رہیں، نہ صرف سزا سے
بچنے کے لئے بلکہ اِس لئے بھی کہ آپ کے ضمیر پر داغ نہ لگے۔
6 یہی وجہ ہے کہ آپ ٹیکس ادا کرتے ہیں، کیونکہ سرکاری ملازم
اللہ کے خادم ہیں جو اِس خدمت کو سرانجام دینے میں لگے رہتے ہیں۔
7 چنانچہ ہر ایک کو وہ کچھ دیں جو اُس کا حق ہے، ٹیکس لینے والے
کو ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی لینے والے کو کسٹم ڈیوٹی۔ جس کا خوف رکھنا
آپ پر فرض ہے اُس کا خوف مانیں اور جس کا احترام کرنا آپ پر فرض
ہے اُس کا احترام کریں۔

ایک دوسرے کے لئے فرائض

8 کسی کے بھی قرض دار نہ رہیں۔ صرف ایک قرض ہے جو آپ
کبھی نہیں اُتار سکتے، ایک دوسرے سے محبت رکھنے کا قرض۔ یہ کرتے
رہیں کیونکہ جو دوسروں سے محبت رکھتا ہے اُس نے شریعت کے تمام
تقاضے پورے کئے ہیں۔
9 مثلاً شریعت میں لکھا ہے، "قتل نہ کرنا، زنا نہ کرنا، چوری نہ کرنا،
لالچ نہ کرنا۔" اور دیگر جتنے احکام ہیں اِس ایک ہی حکم میں سمائے ہوئے
ہیں کہ "اپنے پڑوسی سے ویسی محبت رکھنا جیسی تُو اپنے آپ سے رکھتا
ہے۔"
10 جو کسی سے محبت رکھتا ہے وہ اُس سے غلط سلوک نہیں کرتا۔ یوں
محبت شریعت کے تمام تقاضے پورے کرتی ہے۔
11 ایسا کرنا لازم ہے، کیونکہ آپ خود اِس وقت کی اہمیت کو جانتے
ہیں کہ نیند سے جاگ اُٹھنے کی گھڑی آ چکی ہے۔ کیونکہ جب ہم ایمان

لاۓ تھے تو ہماری نجات اِتنی قریب نہیں تھی جتنی کہ اب ہے۔
12 رات ڈھلنے والی ہے اور دن نکلنے والا ہے۔ اِس لئے آئیں، ہم تاریکی
کے کام گندے کپڑوں کی طرح اُتار کر نور کے ہتھیار باندھ لیں۔
13 ہم شریف زندگی گزاریں، ایسے لوگوں کی طرح جو دن کی روشنی میں
چلتے ہیں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اِن چیزوں سے باز رہیں: بدمستوں کی
رنگ رلیوں اور شراب نوشی سے، زنا کاری اور عیاشی سے، اور جھگڑے
اور حسد سے۔
14 اِس کے بجاۓ خداوند عیسیٰ مسیح کو پہن لیں اور اپنی پرانی فطرت
کی پرورش یوں نہ کریں کہ گناہ آلودہ خواہشات بیدار ہو جائیں۔

14

ایک دوسرے کو مجرم مت ٹھہرانا

1 جس کا ایمان کمزور ہے اُسے قبول کریں، اور اُس کے ساتھ بحث
مباحثہ نہ کریں۔
2 ایک کا ایمان تو اُسے ہر چیز کھانے کی اجازت دیتا ہے جبکہ کمزور
ایمان رکھنے والا صرف سبزیاں کھاتا ہے۔
3 جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اُسے حقیر نہ جانے جو یہ نہیں کر سکتا۔ اور
جو یہ نہیں کر سکتا وہ اُسے مجرم نہ ٹھہراۓ جو سب کچھ کھاتا ہے، کیونکہ
اللہ نے اُسے قبول کیا ہے۔
4 آپ کون ہیں کہ کسی اَور کے غلام کا فیصلہ کریں؟ اُس کا اپنا مالک
فیصلہ کرے گا کہ وہ کھڑا رہے یا گر جاۓ۔ اور وہ ضرور کھڑا رہے گا،
کیونکہ خداوند اُسے قائم رکھنے پر قادر ہے۔

5 کچھ لوگ ایک دن کو دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ اہم قرار دیتے
ہیں جبکہ دوسرے تمام دنوں کی اہمیت برابر سمجھتے ہیں۔ آپ جو بھی خیال
رکھیں، ہر ایک اُسے پورے یقین کے ساتھ رکھے۔
6 جو ایک دن کو خاص قرار دیتا ہے وہ اِس سے خداوند کی تعظیم کرنا
چاہتا ہے۔ اِسی طرح جو سب کچھ کھاتا ہے وہ اِس سے خداوند کو جلال
دینا چاہتا ہے۔ یہ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اِس کے لئے خدا کا شکر
کرتا ہے۔ لیکن جو کچھ کھانوں سے پرہیز کرتا ہے وہ بھی خدا کا شکر کر
کے اِس سے اُس کی تعظیم کرنا چاہتا ہے۔
7 بات یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے زندگی
گزارتا ہے اور کوئی نہیں جو صرف اپنے واسطے مرتا ہے۔
8 اگر ہم زندہ ہیں تو اِس لئے کہ خداوند کو جلال دیں، اور اگر ہم
مریں تو اِس لئے کہ ہم خداوند کو جلال دیں۔ غرض ہم خداوند ہی کے
ہیں، خواہ زندہ ہوں یا مُردہ۔
9 کیونکہ مسیح اِسی مقصد کے لئے مُوا اور جی اُٹھا کہ وہ مُردوں اور
زندوں دونوں کا مالک ہو۔
10 تو پھر آپ جو صرف سبزی کھاتے ہیں اپنے بھائی کو مجرم کیوں
ٹھہراتے ہیں؟ اور آپ جو سب کچھ کھاتے ہیں اپنے بھائی کو حقیر کیوں
جانتے ہیں؟ یاد رکھیں کہ ایک دن ہم سب اللہ کے تختِ عدالت کے سامنے
کھڑے ہوں گے۔
11 کلامِ مُقدّس میں یہی لکھا ہے،

رب فرماتا ہے، ”میری حیات کی قَسم،

ہر گھٹنا میرے سامنے جھکے گا

اور ہر زبان اللہ کی تمجید کرے گی۔“
12 ہاں، ہم میں سے ہر ایک کو اللہ کے سامنے اپنی زندگی کا جواب دینا
پڑے گا۔

دوسروں کے لئے گرنے کا باعث نہ بننا

13 چنانچہ آئیں، ہم ایک دوسرے کو مجرم نہ ٹھہرائیں۔ پورے عزم کے
ساتھ اِس کا خیال رکھیں کہ آپ اپنے بھائی کے لئے ٹھوکر کھانے یا گناہ
میں گرنے کا باعث نہ بنیں۔
14 مجھے خداوند مسیح میں علم اور یقین ہے کہ کوئی بھی کھانا بذاتِ
خود ناپاک نہیں ہے۔ لیکن جو کسی کھانے کو ناپاک سمجھتا ہے اُس
کے لئے وہ کھانا ناپاک ہی ہے۔
15 اگر آپ اپنے بھائی کو اپنے کسی کھانے کے باعث پریشان کر رہے
ہیں تو آپ محبت کی روح میں زندگی نہیں گزار رہے۔ اپنے بھائی کو اپنے
کھانے سے ہلاک نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ مسیح نے اُس کے لئے اپنی
جان دی ہے۔
16 ایسا نہ ہو کہ لوگ اُس اچھی چیز پر کفر بکیں جو آپ کو مل گئی
ہے۔
17 کیونکہ اللہ کی بادشاہی کھانے پینے کی چیزوں پر قائم نہیں ہے بلکہ
راست بازی، صلح سلامتی اور روح القدس میں خوشی پر۔
18 جو یوں مسیح کی خدمت کرتا ہے وہ اللہ کو پسند اور انسانوں کو
منظور ہے۔
19 چنانچہ آئیں، ہم پوری جد و جہد کے ساتھ وہ کچھ کرنے کی کوشش
کریں جو صلح سلامتی اور ایک دوسرے کی روحانی تعمیر و ترقی کا باعث
ہے۔

20اللہ کا کام کسی کھانے کی خاطر برباد نہ کریں۔ ہر کھانا پاک ہے،
لیکن اگر آپ کچھ کھاتے ہیں جس سے دوسرے کو ٹھیس لگے تو یہ غلط
ہے۔
21بہتر یہ ہے کہ نہ آپ گوشت کھائیں، نہ مَے پئیں اور نہ کوئی اَور قدم
اُٹھائیں جس سے آپ کا بھائی ٹھوکر کھائے۔
22جو بھی ایمان آپ اِس ناتے سے رکھتے ہیں وہ آپ اور اللہ تک محدود
رہے۔ مبارک ہے وہ جو کسی چیز کو جائز قرار دے کر اپنے آپ کو مجرم
نہیں ٹھہراتا۔
23لیکن جو شک کرتے ہوئے کوئی کھانا کھاتا ہے اُسے مجرم ٹھہرایا
جاتا ہے، کیونکہ اُس کا یہ عمل ایمان پر مبنی نہیں ہے۔ اور جو بھی عمل ایمان
پر مبنی نہیں ہوتا وہ گناہ ہے۔

15

بُردباری

1 ہم طاقت وروں کا فرض ہے کہ کمزوروں کی کمزوریاں برداشت
کریں۔ ہم صرف اپنے آپ کو خوش کرنے کی خاطر زندگی نہ گزاریں
2بلکہ ہر ایک اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری اور روحانی تعمیر و ترقی کے
لئے خوش کرے۔
3 کیونکہ مسیح نے بھی خود کو خوش رکھنے کے لئے زندگی نہیں
گزاری۔ کلامِ مُقدّس میں اُس کے بارے میں یہی لکھا ہے، ”جو تجھے
گالیاں دیتے ہیں اُن کی گالیاں مجھ پر آ گئی ہیں۔“
4یہ سب کچھ ہمیں ہماری نصیحت کے لئے لکھا گیا تا کہ ہم ثابت قدمی
اور کلامِ مُقدّس کی حوصلہ افزا باتوں سے اُمید پائیں۔

5 اب ثابت قدمی اور حوصلہ دینے والا خدا آپ کو توفیق دے کہ آپ
مسیح عیسیٰ کا نمونہ اپنا کر یگانگت کی روح میں ایک دوسرے کے ساتھ
زندگی گزاریں۔
6 تب ھی آپ مل کر ایک ھی آواز کے ساتھ خدا، ہمارے خداوند عیسیٰ
مسیح کے باپ کو جلال دے سکیں گے۔

غیریہودیوں کے لئے خوش خبری

7 چنانچہ جس طرح مسیح نے آپ کو قبول کیا ھے اُسی طرح ایک
دوسرے کو بھی قبول کریں تا کہ اللہ کو جلال ملے۔
8 یاد رکھیں کہ مسیح اللہ کی صداقت کا اظہار کر کے یہودیوں کا خادم
بنا تا کہ اُن وعدوں کی تصدیق کرے جو ابراھیم، اسحاق اور یعقوب سے کئے
گئے تھے۔
9 وہ اِس لئے بھی خادم بنا کہ غیریہودی اللہ کو اُس رحم کے لئے جلال
دیں جو اُس نے اُن پر کیا ھے۔ کلامِ مُقدّس میں یہی لکھا ھے،

”اِس لئے مَیں اقوام میں تیری حمد و ثنا کروں گا،
تیرے نام کی تعریف میں گیت گاؤں گا۔“
10 یہ بھی لکھا ھے،
”اے دیگر قومو، اُس کی اُمّت کے ساتھ خوشی مناؤ!“
11 پھر لکھا ھے،
”اے تمام اقوام، رب کی تمجید کرو!
اے تمام اُمّتو، اُس کی ستائش کرو!“
12 اور یسعیاہ نبی یہ فرماتا ھے،
”یسّی کی جڑ سے ایک کونپل پھوٹ نکلے گی،
ایک ایسا آدمی اُٹھے گا

جو قوموں پر حکومت کرے گا۔
غیریہودی اُس پر آس رکھیں گے۔“
13 اُمید کا خدا آپ کو ایمان رکھنے کے باعث ہر خوشی اور سلامتی سے
معمور کرے تا کہ روح القدس کی قدرت سے آپ کی اُمید بڑھ کر دل سے
چھلک جائے۔

دلیری سے لکھنے کی وجہ

14 میرے بھائیو، مجھے پورا یقین ہے کہ آپ خود بھلائی سے معمور ہیں،
کہ آپ ہر طرح کا علم و عرفان رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو نصیحت
کرنے کے قابل بھی ہیں۔
15 تو بھی مَیں نے یاد دلانے کی خاطر آپ کو کئی باتیں لکھنے کی دلیری
کی ہے۔ کیونکہ مَیں اللہ کے فضل سے
16 آپ غیریہودیوں کے لئے مسیح عیسیٰ کا خادم ہوں۔ اور مَیں اللہ کی
خوش خبری پھیلانے میں بیت المُقدّس کے امام کی سی خدمت سرانجام
دیتا ہوں تا کہ آپ ایک ایسی قربانی بن جائیں جو اللہ کو پسند آئے اور جسے
روح القدس نے اُس کے لئے مخصوص و مُقدّس کیا ہو۔
17 چنانچہ مَیں مسیح عیسیٰ میں اللہ کے سامنے اپنی خدمت پر فخر کر سکتا
ہوں۔
18 کیونکہ مَیں صرف اُس کام کے بارے میں بات کرنے کی جرأت
کروں گا جو مسیح نے میری معرفت کیا ہے اور جس سے غیریہودی اللہ
کے تابع ہو گئے ہیں۔ ہاں، مسیح ہی نے یہ کام کلام اور عمل سے،
19 الٰہی نشانوں اور معجزوں کی قوت سے اور اللہ کے روح کی قدرت سے
سرانجام دیا ہے۔ یوں مَیں نے یروشلم سے لے کر صوبہ اِلُّرکُم تک سفر کرتے

کرنے اللہ کی خوش خبری پھیلانے کی خدمت پوری کی ہے۔
20 اور مَیں اِسے اپنی عزت کا باعث سمجھا کہ خوشِ خبری وھاں سناؤں
جہاں مسیح کے بارے میں خبر نہیں پہنچی۔ کیونکہ مَیں ایسی بنیاد پر تعمیر
نہیں کرنا چاھتا تھا جو کسی اَور نے ڈالی تھی۔
21 کلامِ مُقدّس یہی فرماتا ہے،

”جنہیں اُس کے بارے میں نہیں بتایا گیا
وہ دیکھیں گے،
اور جنہوں نے نہیں سنا
اُنہیں سمجھ آئے گی۔“

پولس کا روم جانے کا ارادہ

22 یہی وجہ ہے کہ مجھے اِتنی دفعہ آپ کے پاس آنے سے روکا گیا ہے۔
23 لیکن اب میری اِن علاقوں میں خدمت پوری ہو چکی ہے۔ اور چونکہ
مَیں اِتنے سالوں سے آپ کے پاس آنے کا آرزومند رہا ھوں
24 اِس لئے اب یہ خواھش پوری کرنے کی اُمید رکھتا ھوں۔ کیونکہ مَیں
نے سپین جانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اُمید ہے کہ راستے میں آپ سے ملوں
گا اور آپ آگے کے سفر کے لئے میری مدد کر سکیں گے۔ لیکن پہلے مَیں
کچھ دیر کے لئے آپ کی رفاقت سے لطف اندوز ہونا چاھتا ھوں۔
25 اِس وقت مَیں یروشلم جا رھا ھوں تا کہ وھاں کے مُقدّسین کی خدمت
کروں۔
26 کیونکہ مکدُنیہ اور اخیہ کی جماعتوں نے یروشلم کے اُن مُقدّسین کے
لئے ھدیہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو غریب ھیں۔
27 اُنہوں نے یہ خوشی سے کیا اور در اصل یہ اُن کا فرض بھی ہے۔
غیریہودی تو یہودیوں کی روحانی برکتوں میں شریک ھوئے ھیں، اِس لئے

غیریہودیوں کا فرض ہے کہ وہ یہودیوں کو بھی اپنی مالی برکتوں میں
شریک کر کے اُن کی خدمت کریں۔
28 چنانچہ اپنا یہ فرض ادا کرنے اور مقامی بھائیوں کا یہ سارا پھل یروشلم
کے ایمان داروں تک پہنچانے کے بعد مَیں آپ کے پاس سے ہوتا ہوا سپین
جاؤں گا۔
29 اور مَیں جانتا ہوں کہ جب مَیں آپ کے پاس آؤں گا تو مسیح کی پوری
برکت لے کر آؤں گا۔
30 بھائیو، مَیں ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح اور روح القدس کی محبت کو
یاد دلا کر آپ سے منت کرتا ہوں کہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کریں اور
یوں میری روحانی جنگ میں شریک ہو جائیں۔
31 اِس کے لئے دعا کریں کہ مَیں صوبہ یہودیہ کے غیرایمان داروں سے بچا
رہوں اور کہ میری یروشلم میں خدمت وہاں کے مُقدّسین کو پسند آئے۔
32 کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ جب مَیں اللہ کی مرضی سے آپ کے پاس
آؤں گا تو میرے دل میں خوشی ہو اور ہم ایک دوسرے کی رفاقت سے تر
و تازہ ہو جائیں۔
33 سلامتی کا خدا آپ سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

16

سلام و دعا

1 ہماری بہن فیبے آپ کے پاس آ رہی ہے۔ وہ کنخریہ شہر کی جماعت
میں خادمہ ہے۔ مَیں اُس کی سفارش کرتا ہوں
2 بلکہ خداوند میں عرض ہے کہ آپ اُس کا ویسے ہی استقبال کریں
جیسے کہ مُقدّسین کو کرنا چاہئے۔ جس معاملے میں بھی اُسے آپ کی مدد

کی ضرورت ہو اُس میں اُس کا ساتھ دیں، کیونکہ اُس نے بہت لوگوں کی
بلکہ میری بھی مدد کی ہے۔
3 پرسکلہ اور اکوِلہ کو میرا سلام دینا جو مسیح عیسیٰ میں میرے ہم
خدمت رہے ہیں۔
4 اُنہوں نے میرے لئے اپنی جان پر کھیلا۔ نہ صرف مَیں بلکہ غیریہودیوں
کی جماعتیں اُن کی احسان مند ہیں۔
5 اُن کے گھر میں جمع ہونے والی جماعت کو بھی میرا سلام دینا۔
میرے عزیز دوست اپنیتس کو میرا سلام دینا۔ وہ صوبہ آسیہ میں مسیح
کا پہلا پیروکار یعنی اُس علاقے کی فصل کا پہلا پھل تھا۔
6 مریم کو میرا سلام جس نے آپ کے لئے بڑی محنت مشقت کی ہے۔
7 اندرنیکس اور یونیہ کو میرا سلام۔ وہ میرے ہم وطن ہیں اور جیل
میں میرے ساتھ وقت گزارا ہے۔ رسولوں میں وہ نمایاں حیثیت رکھتے ہیں،
اور وہ مجھ سے پہلے مسیح کے پیچھے ہو لئے تھے۔
8 امپلیاطس کو سلام۔ وہ خداوند میں مجھے عزیز ہے۔
9 مسیح میں ہمارے ہم خدمت اُربانس کو سلام اور اِسی طرح میرے
عزیز دوست استخُس کو بھی۔
10 اپلس کو سلام جس کی مسیح کے ساتھ وفاداری کو آزمایا گیا ہے۔
ارستبولس کے گھر والوں کو سلام۔
11 میرے ہم وطن ہیرودیون کو سلام اور اِسی طرح نرکسس کے اُن
گھر والوں کو بھی جو مسیح کے پیچھے ہو لئے ہیں۔
12 تروفینہ اور تروفوسہ کو سلام جو خداوند کی خدمت میں محنت
مشقت کرتی ہیں۔ میری عزیز بہن پرسس کو سلام جس نے خداوند کی
خدمت میں بڑی محنت مشقت کی ہے۔

13 ہمارے خداوند کے چنے ہوئے بھائی روفس کو سلام اور اِسی طرح
اُس کی ماں کو بھی جو میری ماں بھی ہے۔
14 اسنکرتس، فلگون، ہرمیس، پتروباس، ہرماس اور اُن کے ساتھی
بھائیوں کو میرا سلام دینا۔
15 فللگس اور یولیہ، نیریوس اور اُس کی بہن، الِمپاس اور اُن کے ساتھ
تمام مُقدّسین کو سلام۔
16 ایک دوسرے کو مُقدّس بوسہ دے کر سلام کریں۔ مسیح کی تمام
جماعتوں کی طرف سے آپ کو سلام۔

آخری ہدایات

17 بھائیو، مَیں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ آپ اُن سے خبردار رہیں جو
پارٹی بازی اور ٹھوکر کا باعث بنتے ہیں۔ یہ اُس تعلیم کے خلاف ہے جو آپ
کو دی گئی ہے۔ اُن سے کنارہ کریں
18 کیونکہ ایسے لوگ ہمارے خداوند مسیح کی خدمت نہیں کر رہے
بلکہ اپنے پیٹ کی۔ وہ اپنی میٹھی اور چِکنی چپڑی باتوں سے سادہ لوح
لوگوں کے دلوں کو دھوکا دیتے ہیں۔
19 آپ کی فرماں برداری کی خبر سب تک پہنچ گئی ہے۔ یہ دیکھ کر
مَیں آپ کے بارے میں خوش ہوں۔ لیکن مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اچھا کام
کرنے کے لحاظ سے دانش مند اور بُرا کام کرنے کے لحاظ سے بےقصور
ہوں۔
20 سلامتی کا خدا جلد ہی ابلیس کو آپ کے پاؤں تلے کچلوا ڈالے گا۔
ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ کے ساتھ ہو۔

21 میرا ہم خدمت تیمُتھیُس آپ کو سلام دیتا ہے، اور اِسی طرح میرے
ہم وطن لوکیُس، یاسون اور سوسپطرس۔
22 مَیں، ترتیُس اِس خط کا کاتب ہوں۔ میری طرف سے بھی خداوند
میں آپ کو سلام۔
23 گیُس کی طرف سے آپ کو سلام۔ مَیں اور پوری جماعت اُس کے
مہمان رہے ہیں۔ شہر کے خزانچی اراستس اور ہمارے بھائی کوارتُس بھی
آپ کو سلام کہتے ہیں۔
24 [ہمارے خداوند عیسیٰ کا فضل آپ سب کے ساتھ ہوتا رہے۔]

آخری دعا

25 اللہ کی تمجید ہو، جو آپ کو مضبوط کرنے پر قادر ہے، کیونکہ عیسیٰ
مسیح کے بارے میں اُس خوش خبری سے جو مَیں سناتا ہوں اور اُس بھید
کے انکشاف سے جو ازل سے پوشیدہ رہا وہ آپ کو قائم رکھ سکتا ہے۔
26 اب اِس بھید کی حقیقت نبیوں کے صحیفوں سے ظاہر کی گئی ہے اور
ابدی خدا کے حکم پر تمام قوموں کو معلوم ہو گئی ہے تاکہ سب ایمان لا کر
اللہ کے تابع ہو جائیں۔
27 اللہ کی تمجید ہو جو واحد دانش مند ہے۔ اُسی کا عیسیٰ مسیح کے
وسیلے سے ابد تک جلال ہوتا رہے! آمین۔

مقدّس کتابِ

The Holy Bible in Urdu, Urdu Geo Version, Urdu Script

Copyright © 2019 Urdu Geo Version

Language: اردو (Urdu)

This translation is made available to you under the terms of the Creative Commons Attribution-Noncommercial-No Derivatives license 4.0.
You may share and redistribute this Bible translation or extracts from it in any format, provided that:

You include the above copyright and source information.

You do not sell this work for a profit.

You do not change any of the words or punctuation of the Scriptures.

Pictures included with Scriptures and other documents on this site are licensed just for use with those Scriptures and documents. For other uses, please contact the respective copyright owners.

2024-09-26

PDF generated using Haiola and XeLaTeX on 5 Apr 2025 from source files dated 26 Sep 2024

1fad1a5f-0be2-546a-99c1-b08aa9c23046